مقصد حیات

یہ میرے لیے بہت بڑا اعزاز ہے کہ مجھے یہاں کچھ کہنے کا موقع ملا۔ اور میں کہنا چاہتا ہوں کہ یہ ایک لیکچر نہیں ہے --- میں نہیں سمجھتا کہ میں لیکچر کی تیار ی کر کے آیا ہوں۔ لیکن یہ ایک قسم کی --- نصیحت ہے میرے لیے بھی۔ کیوں کہ میں نے خود اپنے سامنے رکھی کرسیوں پر بیٹھ کر دیکھا ہے ۔ صرف چند ہی دنوں پہلے ، چند سالوں پہلے، کچھ لمحوں پہلے – میں بالکل یہیں بیٹھا تھا جہاں آپ بیٹھے ہیں۔ عیسائی، غیر مسلم ، کوئی بھی قومیت - اس کی کوئی اہمیت نہیں ہے۔ ایک انسان جو کہ اسلام سے واقف نہیں ہے۔ اور کسی لمحے پر، میں بھی ایک تھا جو حقیقت میں زندگی گزارنے کا مقصد نہیں جانتا تھا۔

لٰہذا اس نوٹ کے ساتھ میں آپ سے گزارش کروں گا کہ سوچئیے کہ میں آپ سے کیا کہ رہا ہوں آپ کی معلومات کے لئے اور بطور نصیحت ، نہ کہ لیکچر۔ یہ معلومات جو کہ میں آپ کو دینا چاہتا ہوں جو کہ ہوسکتا ہے کہ تھوڑی زیادہ ہو۔ جب آپ سمجھے گے کہ انسان کے ذہن کی صلاحیت اور اس میں جمع ہونے والی معلوما ت اور کیسے وہ اس معلومات سے حل نکلاتا ہے تو آج کی معلومات کے چند صفحات آپ کو بوجھ معلوم نہ ہوں گے۔

یہ میری ذمہ داری ہے کہ آج کی بحث کا موضوع میں آپ کو بتاؤ - ہماری زندگی کا مقصد کیا ہے ؟ اور میں آپ سے سوال کرنا چاہوں گا کہ آپ اسلام کے بارے میں کیا جانتے ہیں؟ میرا مطلب ہے کہ – کیا آپ واقعی اسلام کو جانتے ہیں؟ نہیں ، کیا سنا ہے آپ نے اسلام کے بارے میں؛ نہیں، کیا دیکھا ہے آپ نے کچھ مسلمانوں کو کرتے ہوئے، لیکن کیا جانتے ہیں آپ اسلام کے بارے میں؟

یہ میرے لئے اعزاز کی بات ہے کہ مجھے موقع ملا کہ میں شروع کرو اس بات سے کہ آپ سب کی برابر ذمہ داری ہے --- اور یہ ذمہ داری ہے کہ ہم اپنے کھلے دل اور کھلے ذہن کے ساتھ پڑھیں اور سنیں۔

یہ دنیا تعصب اور تہذیبی رسم و رواج میں ڈوبی ہوئی ہے یہ کسی انسان کے لئے بہت مشکل ہے کہ وہ کچھ لمحات سوچنے کے لیے نکالے۔ اپنی زندگی کے مقصد کے بارے میں سوچے ۔ کوشش کرے کہ ہماری حقیقی زندگی کے مقصدکو اور سچائی کو اس دنیا کے سامنے لائے ۔ بدقسمتی سے جب ہم بہت سے لوگوں سے سوال کرتے ہیں کہ "آپ کی زندگی کا مقصد کیا ہے"، جو کہ ایک بنیادی اور اہم سوال ہے، وہ آپ کو نہیں بتائیں گے کہ کیا ان کے اپنی زندگی کے بارے میں مشاہداتی اور تجزیاتی وجوہات کے نتائج ہیں۔ بہت بار تو یہ یقیناً آپ کو کہیں گے کہ فلاں یہ کہتا ہے اور فلاں یہ کہتا ہے اور آپ کو بتائیں گے عام طورپر لوگ کیا سمجھتے ہیں۔ میرے والدکہتے تھے کہ زندگی کا مقصد وہی ہے جو پادری زندگی کا مقصد بتائے جو میرے اساتذہ اسکول میں بتائیں یا جو میرے دوست بتائیں۔

اگر میں کسی سے کچھ کھانے کا مقصد پوچھوں ، "کیوں ہم کھاتے ہیں؟" بہت سے لوگ صرف ایک لفظ میں جواب دیں گے کہ "یہ ہماری غذا ہے" کیوں کہ غذا ہماری زندگی کو قائم رکھتی ہے۔ اگر میں کہوں کہ "ہم کیوں کام کرتے ہیں"، وہ کہیں گے کہ کیوں کہ یہ ضروری ہے ہمارے لیے اور اس کے ذریعے ہم اپنی اور اپنے کنبے کی ضروریات کو پورا کرتے ہیں۔ اگر میں کسی سے پوچھوں کہ وہ کیوں سوتے ہیں، وہ کیوں نہاتے ہیں، وہ کیوں کپڑے پہنتے ہیں وغیرہ وغیرہ وہ جواب دیں گے کہ – "یہ عام ضروریات تمام انسانوں کے لیے۔" ہم اس طرح کے سینکڑوں سوالات پوچھ سکتے ہیں اور کسی بھی زبان میں اور دنیا میں کسی بھی جگہ ہر ایک سے ایک ہی جیسے جوابات حاصل ہوں گے ، بالکل اسی طرح کہ جب ہم سوال کرتے ہیں کسی سے کہ زندگی کا حاصل اور زندگی کا مقصد کیا ہے؟ تو ہم کیوں مختلف جوابات حاصل کرتے ہیں؟ کیوں کہ لوگ الجھے ہوئے ہیں، وہ حقیقت میں نہیں جانتے، وہ اندھیروں میں بٹھک رہے ہیں۔ بجائے اس کے کہ وہ بتائیں کہ ہم نہیں جانتے وہ ایسے جوابات دیتے ہیں جو ایسا لگتا ہے کہ پہلے سے ترتیب دیئے گئے ہیں۔

چلیں اس بارے میں سوچتے ہیں۔ کیا اس دنیا میں ہماری زندگی کا مقصد صرف کھانا، سونا ، لباس پہننا، کام کرنا ، کچھ حاصل کرنا اور خود کو خوش رکھنا ہے؟ کیا یہی ہمارا مقصد ہیں؟ ہم کیوں پیدا ہوئے؟ ہمارے ہونے کا مقصد کیا ہے؟، اور کیا راز چھپاہے اس مخلوق کو پیدا کرنے اور اس زبردست کائنات کو تخلیق کرنے میں ؟ ان سوالوں کے بارے میں سوچئیے!

کچھ لوگ کہتے ہیں کہ یہ ثابت نہیں ہوتا کہ کوئی خدا کی حقیقت ہے، یہ بھی ثابت نہیں ہوتا کہ کہیں خدا ہے، اس بات کے بھی ثبوت نہیں ہیں کہ یہ کائنات وجود میں آنے کا خدا کو کوئی مقصد ہے۔ جو لوگ اس طرح سوچتے ہیں – اور جو کہتے ہیں کہ دنیا ایسے ہی وجود میں آگئی۔ بس ایک بہت بڑا دھماکہ – اور اتنی زبردست دنیا اپنی تمام مخلوقات اور خوبصورتی کے ساتھ وجود میں آگئی۔ اور وہ کہتے ہیں زندگی کا کوئی خاص مقصد نہیں ہے اور یہ کہ یہ ثابت نہیں ہوسکتا کہ خدا ہے یا کوئی مقصد یا کوئی خدا کا مقصد ہے اس دنیا کو وجود میں لانے کے لئے چاہے منطق یا سائنس سے ۔

یہاں میں قرآن پاک کی چند آیا ت پڑھنا چاہوں گا جو کہ ہمارے

موضوع سے متعلق ہیں۔

"آسمانوں اور زمین کی پیدائش میں اور رات دن کے ہیر پھیر میں یقیناً عقلمندوں کے لئے نشانیاں ہیں۔ جو اللہ تعالٰی کا ذکر کھڑے اور بیٹھے اور اپنی کروٹوں پر لیٹے ہوئے کرتے ہیں اور آسمانوں وزمین کی پیدائش میں غوروفکر کرتے ہیں اور کہتے ہیں اے ہمارے پروردگار! تو نے یہ بے فائدہ نہیں بنایا، تو پاک ہے پس ہمیں آگ (کے عذاب سے بچا لے۔" (قرآن سورۃ 3: آیات نمبر 190:191

یہ تو بس چیزیں تھیں جو کہ بنی نوع انسان نے بنائیں تھیں۔ انسانی جسم اور اس کے بڑے اور الجھے ہوئے نظام کے بارے میں کیا خیال ہے؟ذرا اس بارے میں سوچئے! سوچئے دماغ کے بار ے میں کیسے وہ سوچتا ہے، کیسے وہ کام کرتا ہے، کیسے وہ تجزیہ کرتا ہے، کیسے وہ محفوظ کرتا ہے، معلومات حاصل کرتا ہے، علیحدہ کرتا ہے اور درجہ بندی کرتا ہے معلومات کی ایک سیکنڈ کے ہزارویں حصے میں اور دماغ مستقل یہ تمام چیزیں کرتا رہتا ہے۔ ایک لمحے کے لئے ایک دماغ کے بارے میں سوچئے۔ یہ دماغ ہی ہے جو خودکار گاڑیاں بناتا ہے، راکٹ، کشتی، اور بہت بہت کچھ۔ ذرا دماغ اور جو وہ بناتا ہے اس کے بارے میں سوچئے۔ دل کے بارے میں سوچئے، کیسے وہ مستقل ساٹھ سے ستر سالوں تک پمپ کرتا ہے اور پورے بدن سے خون لیتا اور چھوڑتا رہتا ہے اور کیسے جسم کو قائم رکھتا ہے کہ انسان کی پوری زندگی مستحکم رہتی ہے۔ ذرا اس بارے میں سوچئے! ذرا اس بارے میں سوچئے! گردوں کے بارے میں سوچئے کہ وہ کیسے اپنا کام جاری رکھتے ہیں۔یہ جسم کے آلات کو صاف رکھتا ہے، جو کہ بیک وقت سینکڑوں کیمیائی تجزیہ کرتے ہیں اور خون میں زہر کی مقدار کوقابو میں رکھتے ہیں۔ اپنی آنکھوں کے بارے میں سوچئے – انسانی کیمرہ خود بخود فوکس کرتا ہے، آنکھین ترجمانی کرتی ہیں، اندازے لگاتی ہیں، اور خود سے رنگوں کو پہچانتی ہیں۔ قدرتی طور پر روشنی اور فاصلے کی پہچان اور اندازہ کرنا – یہ تمام چیزیں خود بخود کام کرتی ہیں۔ ذرا اس بارے میں سوچئے – کس نے یہ بنائیں ہیں؟ کون ان کا مالک ہے؟ کس کی یہ حکمت ہے؟ اور کس نے انہیں ترتیب دیا ہے؟ کیا انسانوں نے خود ؟ نہیں --- بے شک نہیں۔

یہ کائنات کیا ہےَ؟ ذرا اس بارے میں سوچئے ۔ زمین ہمارے شمسی نظام کا ایک سیارہ ہے اور ہمار ا نظام شمسی ایک نظام ہے کہکشاں کا اور کہکشاں ایک ستاروں کا جھرمٹ ہے بہت سی کہکشاؤں میں۔ ذرا سوچئے کہ یہ تمام چیزیں ایک ترتیب میں ہیں یہ تمام صحیح کام کررہی ہیں۔ یہ آپس میں ایک دوسرے سے ٹکراتی ہیں اور نہ ہی ان کا آپس میں تصادم ہوتا ہے۔ وہ اپنے مدار کے ساتھ تیرتی ہیں جیسے وہ اس کے لئے ہیں۔ کیا انسان اس طرح کی حرکت میں رہ سکتا ہے ؟ کیا انسان باقاعدگی سے یہ سب کرسکتا ہے؟ نہیں۔ یقیناً نہیں۔

سمندر کے بارے میں سوچئے، مچھلی، کیڑے مکوڑے، پرندے، پودے، بیکٹریا، کیمیائی اجزاء جو کہ ابھی دریافت نہیں ہوئے اور نہ ہی ان کا پتہ لگایا جاسکتا ہے بغیر جدید ترین آلات کے ۔ یہاں تک کہ ہر ایک کے لئے قانون ہے جس کی وہ پابندی کرتے ہیں۔ کیا یہ تمام ٹھیک طریقے سے، ہم آہنگی سے ، تبدیلی سے، قائم رہتے ہوئے ، کچھ کرتے ہوئے، حرکت کرتے ہوئے اور بہت سے ان گنت کام کرتے ہیں۔کیا یہ سب بس ایسے ہی ہوگیا ؟ اور یہ بھی کہ کیا یہ سب مستقل اور بہترین طریقے سے صرف قسمت پر چل رہا ہے۔ اور کیا ان کی افزائش نسل اور ان کو خود قائم رکھنا صرف ایک قسمت ہے؟ نہیں، بے شک نہیں۔

سوچیں تو یہ بہت غیر منطقی اور بیوقوفانہ لگے گا لیکن بہت چھوٹا سا آپ کو اشارہ ضرور دے گا کہ بہرحال یہ کہا ں سے آئے۔ یہ انسان کی سوچ کی سلطنت سے بالکل باہر ہے۔ ہم سب اس بات کی تائید کرتے ہیں۔ جو چیز قابل فخر اور جو قابل ہے اس کا شکرادا کیا جائے وہ جس کے پاس تمام قوتیں ہیں وہ خدا ہے۔ خدا نے یہ سب پیدا کیا اور وہ ان تمام مخلوقات کے قائم رکھنے کا ذمہ دار ہے۔ بہرحال، خدا صرف ایک ہے جو قابل تعریف اور جس کا شکر ادا کیا جائے۔

اوپر دی گئیں آیات میں، اللہ تعالیٰ بالکل صاف طریقے سے ذکر کرتا ہے،وہ پہلے ہماری توجہ ہماری تخلیق کی طرف دلاتا ہے۔ انسانی جسم کے مختلف حصے ، اور لوگوں کی مختلف سوچ اور انداز۔ وہ ہماری توجہ جنتوں کی طرف دلاتا ہے، دن اور رات کے بدلنے کی طرف ، ستاروں کی طرف، آسمان کی طرف اور اجزآم فلک کی طرف اور پھر وہ کہتا ہے کہ اس نے یہ سب چیزیں کسی بیوقوفانہ مقصد کے لیے پیدا نہیں کی ہے۔ کیوں کہ جب آپ اس کی حکمت کو دیکھتے ہیں تو آپ جانتے ہیں کہ اس کی حکمت کتنی زیادہ طاقت ور اور کتنی زبردست ہے اور کچھ اس کی حکمت عملی جوبہت طاقتور اور بہت زبردست ہے ، ہماری سوچ اور ہمارے اندازوں سے باہرہو تی ہے، یہ کوئی بیوقوفی یا پاگل پن نہیں ہوسکتا۔ یہ ایسا بھی نہیں ہوسکتا کہ بس ہو گیا۔

فرض کریں کہ اگر آپ دس ماربل کے ٹکڑے لیں اور انہیں ایک سے دس تک نمبر دیں اور تمام مختلف رنگوں کے ہوں ۔ اور آپ انہیں تھیلے کے اندر رکھیں اور پھر تھیلے کو ہلائیں اور پھر آپ اپنی آنکھیں بند کریں اور تھیلے میں جائیں اور میں آپ سے کہوں کہ پہلا ماربل کا ٹکڑا نکالیں اور پھر دوسرا نمبر والا اور پھر تیسرے نمبر والا ٹکڑا نکالیں ایک ترتیب کے ساتھ۔ آپ کو کتنا امکان ہے کہ آپ یہ ماربل نمبروں کی ترتیب سے نکال لیں گے؟ کیا آپ جانتے ہیں کہ آپ کتنی بار میں یہ کرسکتے ہیں۔چھبیس ملین میں سےایک بار! تو کتنے امکانات ہیں جنتوں کے ۔اور زمین پھینکی جانے کے، زبردست دھماکے کےاور تمام آرائشیں جو ہمیں حاصل ہیں؟ کتنے امکانات ہیں ان تمام چیزوں کے؟

میرے قابل احترام دوستو! ہمیں اپنےآپ سے ایک اور سوال کرنا پڑتا ہے ---- جب آپ پل دیکھتے ہیں، ایک عمارت یا ایک چلتی گاڑی دیکھتے ہیں تو آپ خود بخود سمجھ جاتے ہیں کہ کس شخص یا کس کمپنی نے یہ بنائی ہوگی۔ جب آپ ایک ہوائی جہاز، راکٹ، سیٹیلائٹ یا ایک بڑا پانی کا جہاز دیکھتے ہیں – آپ بھی سوچتے ہیں کہ یہ کیسی ناقابل یقین سواریاں ہیں۔ جب آپ دیکھتے ہیں ایک نیوکلئیر پلانٹ ، مدار میں خلائی اسٹیشن، ایک بین الاقوامی ہوائی اڈہ جو تمام چیزوں سے مزین ہو، یہ بھی اور دوسری چیزیں جو پائی جاتی ہیں اس ملک میں آپ ان تمام چیزوں کی انجینئرنگ کو سراہے بغیر نہیں رہ سکتے۔

ہم نے اکثر اسلام اور مسلمانوں جیسے الفاظ سنیں ہیں۔ اور ہم اپنے رسالوں، کالیجوں اور یونیورسٹیوں کے نصاب کی کتابوں میں اسلام کے بارے میں پڑھتے ہیں۔ ہم نے بہت سی غلط باتیں، گمراہ کن اورجانتے بوجھتے جھوٹی خبریں جو کہ پھیلائی گئیں ذرائعے ابلاغ (میڈیا) کے ذریعے سنی اور دیکھیں ۔ اور میں اس بات کو مانتا ہوں کہ کچھ اس طرح کی غلط معلومات اور غلط بیانی ہمیشہ خود مسلمان بھی کرتے ہیں۔ اس کے باوجود اس دنیا میں پانچ عرب مسلمان ہیں، ہر پانچ لوگوں میں سے ایک مسلمان ہے۔ یعنی اس دنیا میں ہر پانچ لوگوں میں ایک مسلمان۔ یہ شماریات ہے آپ اس کی تصدیق انسائیکلوپیڈیا یا المانک یا دوسرے ذرائع جس سے بھی آپ چاہیں کر سکتے ہیں۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ اس دنیا میں ہر پانچ میں سے ایک شخص مسلمان ہو اور ہم کہیں کہ اسلام کی حقیقت کے بارے میں ہم کچھ نہیں جانتے؟ اگر میں آپ سے کہوں کہ اس دنیا میں ہر پانچ میں سے ایک شخص چینی تھا، جو کہ حقیقت ہے – ایک عرب چینی دنیا میں ہیں۔ ہر پانچ لوگوں میں ایک چینی ہے۔ تو آپ جانتے ہیں چین اور چینی لوگوں کے جغرافیائی، معاشی ، معاشرتی، سیاسی ، فلسفیائی اور تاریخ کو۔ تو کیسے ہم اسلام کے بارے میں نہیں جانتے؟

کیا ہے یہ تعلق جو جوڑتا ہے مختلف قوموں اور اس کائنات کی ترتیب کو ایک برادری میں؟ جو میرے بہن بھائی یمن میں بناتا ہے جب کہ میرا تعلق امریکہ سے ہے اور جو مجھے بھائی بناتے ہیں میرے بھائی بہن وہ ایریٹیریا سے ہیں اور ایک دوسرا بھائی انڈونیشیا میں ہے ۔ اور بھائی افریقہ سے اور دوسرا ایک بھائی تھائی لینڈ سے اور اٹلی سے، یونان، پولینڈ، آسٹریا، کولمبو، بولوویا، کوسٹا ریکا، چین، اسپین سے، روس سے اور بہت سے۔ کیا ہے جس نے ان کو میری بہن اور میرا بھائی بنایا؟ ہم مختلف تہذیبوں اور نفسیاتی پس منظر سے تعلق رکھتے ہیں! کیا ہے اسلام میں جو ہمیں خود بخود قبول کرتا ہے اور ہمیں بھائی چارے میں جوڑ دیتا ہے؟ اصل وجوہات کیا ہیں زندگی کے بارے میں غلط فہمی کی جو کہ لوگوں بڑی تعداد میں ہے۔

میں کوشش کروں گا کہ کچھ حقیقتیں آپ کے سامنے رکھ سکوں۔ لیکن اس کے ساتھ، جیسے میں نے پہلے کہا کہ یہ ضروری ہے کہ آپ کھلا ذہن اور کھلا دل رکھیں کیوں کہ اگر میں گلاس کو الٹا رکھ کر اس پر پانی انڈیلوں تو میں کبھی بھی گلاس میں پانی حاصل نہیں کر سکتا اس کو سیدھا کرنا پڑے گا۔ صرف حقیقتوں سے ہی بات سمجھ میں نہیں آتی ہےاس کے ساتھ برداشت ، حوصلہ ، سراہنے کا جذبہ اور سچائی کو قبول کرنے کی بھی ضرورت ہوتی ہے جب بھی آپ سنیں۔

لفظ 'اسلام' کا مطلب ہے، مغلوب ہونا، تسلم میں سر جھکا لینا، فرمابرداری کرنا۔ مغلوب ہوکر، سر جھکا کر عظیم خدا کی فرمانبرداری کرنا۔ آپ اسے 'اللہ' کہہ سکتے ہیں، خالق کہہ سکتے ہیں۔ عظیم خدا کہہ سکتے ہیں۔ عظیم طاقت کہہ سکتے ہیں اور ایسے جتنے اچھے نام ہیں سب اسی کے ہیں۔

مسلمان خدا کے لئے عربی لفظ اللہ استعمال کرتے ہیں کیوں کہ عربی میں اس کے کوئی دوسرا مطلب نہیں ہے۔ لفظ اللہ کسی بھی مخلوق پر نہیں رکھ سکتے البتہ 'عظیم' جیسے دوسرے الفاظ لوگ مخلوق کے لئے استعمال کرتےہیں۔ مثال کے طور پر جیسے "سب سے بڑا ڈالر"، "اوہ میں اپنی بیوی سے بہت پیار کرتا ہوں وہ سب سے اوپر ہے!" یا وہ عظیم ہے۔" نہیں نہیں نہیں نہیں --- لیکن لفظ اللہ صرف ایک پر ہی لاگو ہوتا ہے جس نے سب کو پیدا کیا جن کا ہم

اگر میں سے ہر ایک کو ایک سو ڈالر دوں بغیر کسی وجہ کہ صرف یہاں آنےپر، آپ میرا کم از کم شکریہ ادا کریں گے۔ تو آنکھوں کے بارے میں کیا، آپ کے گردے، آپ کا دماغ، آپ کی زندگی، آپ کی سانس اور آپ کا آپ کے بچوں کے بارے میں کیا خیال ہے؟ اس بارے میں آپ کیاجانتے ہیں ؟ کس نے دیں ہیں یہ آپ کو؟ کیا وہ سراہنے یا شکریہ کہلانے کا حق دار نہیں ہے؟ کیا وہ آپ سے اپنی عبادت کروانے اور اپنے آپ کو منوانے کا حق دار نہیں ہے؟ میرے بھائیوں اور بہنوں، دوسرے لفظوں میں یہ ہے مقصد اور حاصل زندگی کا۔

: اللہ تعالٰی قرآن پاک میں فرماتا ہے

میں نے جنات اورانسانوں کو محض اسی لیے پیدا کیا ہے کہ وہ“ (صرف میری عبادت کریں“ (قرآن سورۃ نمبر 51، آیات 56

یہ ہے جو کہا اللہ تعالٰی نے۔ تو ہماری زندگی کا مقصد ہے کہ ہم اپنے بنانے والے کو پہچانیں اور اس کے احسان مند ہوں۔ خالق کی عبادت کریں۔ ہم اپنے آپ کو اس کے سامنے جھکا لیں اور اس کے قوانین کی پیروی کریں جو اس نے ہمیں دیئے ہیں۔ مختصر الفاظ میں اس کا مطلب عبادت ہے۔ یہ ہماری زندگی کا مقصد ہے۔ اور اس عبادت کو کرنے کے لئے ہم کیا کریں گے، کھائیں گے، پیئے گے، کپڑے پہنیں گے، کام کریں گے، مزے اڑائیں گے اپنی زندگی سے موت کے درمیان۔ یہ سب تو لازمی ہیں ہی۔ ہم کو پیدا کیا گیا ہے عبادت کے لیے یہ ہماری زندگی کا مقصد ہونا چاہیئے۔ میرا ایمان ہے کہ کوئی بھی جو کہ سائنسی یا تجزیاتی علم رکھنے والا اس مقصد سے متفق ہوگا۔ لوگوں کے ہوسکتا ہے اور دوسرے مقاصد بھی ہوں لیکن کچھ ہے جو ان کے اور خدا عظیم کے درمیان چل رہا ہے۔

اب ہم موضوع کے دوسرے حصے کی طرف آتے ہیں۔ **آپ اسلام کے بارے میں کیا جانتے ہیں؟ نہیں، کیا آپ نے اسلام کے بارے میں سنا ہے۔ نہیں ، کیا آپ نے دیکھا** مسلمانوں کو عمل کرتے ہوئے کیونکہ اسلام اور مسلمانوں میں بڑا فرق ہے۔ اس کو یوں سمجھیں کہ جس طرح ایک باپ اور ایک آدمی۔ ایک آدمی جس کے بچے ہوں – وہ ہے ایک باپ، لیکن باپ ہونے کی حیثیت سے اس کی ذمہ داریاں ہیں۔اگر ایک آدمی اپنی ذمہ داریوں کو پورا نہیں کرتا ہے تو یہ لازمی نہیں ہے کہ وہ ایک اچھا باپ نہیں ہے۔ اسلام ایک حکم اور قانون ہے۔ اگر ایک مسلمان اس حکم کی پابندی نہیں کرتا اور قانون پر عمل نہیں کرتا تو وہ اچھا مسلمان نہیں ہے۔ لہٰذااسلام کو مسلمانوں کے لحاظ سے نہ دیکھیں۔

ہمیں بتاتا ہے وہ پیغمبروں نے کر کے دیکھایا۔ وہ تمام آئے اور خود کو اللہ کے سامنے پیش کردیا۔ اللہ کا غلبہ خود پر چڑھا لیا، لوگوں کو اللہ کی طرف بلایا ، لوگوں کو کہتے رہے اور اصرار کرتے رہے کہ نیک کام کریں۔ موسیٰ کے دس احکامات – **وہ کیا تھے** ؟ ابراہیم کی تقریر – **وہ کیا تھی** ؟ داؤد کی زبور - وہ کیا تھی ؟ سلیمانؑ کی مثالیں – **کیا کہا تھا انہوں نے**؟ عیسیٰؑ کی گوسپل - انہوں نے کیا کہا؟ یحیٰ نے کیا کہا تھا؟ اسحاقؑ نے **کیا کیا** اور اسماعیلؑ نے کیا کہا؟ !محمّدنے **کیا کہا**؟ اس سے زیادہ کچھ نہیں

“ انہیں اس کے سوا کوئی حکم نہیں دیا گیا کہ صرف اللہ کی عبادت کریں اسی کے لئے دین کو خالص رکھیں۔ ابراہیم حنیف کے دین پر اور نماز کو قائم رکھیں اور زکوٰۃ دیتے رہیں یہی ہے دین سیدھی (ملت کا)“ (قرآن سورۃ نمبر 98، آیت 5

اللہ تعالی فرماتا ہے کہ”وہ کوئی حکم نہیں دیتے سوائے اس کے کہ اللہ کی عبادت کی جائے، خالص اس کے بن کے رہو اور یہی سیدھا راستہ ہے۔ یہ اصل پیغام تھا ۔ اسی طرح، یہ بہتر ہوگا کہ ہم سمجھیں رسولوں اور پیغمبروں کو مسلمانوں کی طرح ۔ کیوں کہ ، ایک مسلمان کیا ہے؟ عربی اصطلاحات کو چھوڑیں، یہ بھی نہ سوچیں کہ ہم کیا کہہ رہے ہیں، مکہ کے بارے میں یا سعودی عرب یا مصر کے بارے میں نہ سوچیں! نہیں! سوچیں لفظ مسلمان کا کیا مطلب ہے ۔ ”جو خود کو عظیم اللہ کے سپرد کردے اور عظیم اللہ کے قوانین پر عمل کرتا ہے“، اس میں چاہے سپردگی قدرتی ہو یا مادی طور پر – ہرطرح سے جو اللہ کے قوانین کے آگے سرتسلیم کرے وہ مسلم ہے۔

تو جب ایک بچہ اپنی ماں کی کوک سے باہر آتا تو اس وقت اللہ کا حکم ہوتا ہے۔ وہ کیا ہے؟ وہ ایک مسلمان ہے۔ جب سورج اپنے مدار کے گرد گھومتا ہے تووہ کیا ہے ؟ **وہ ایک مسلمان ہے!** کشش ثقل کا قانون – **وہ کیا ہے؟** وہ ایک مسلمان ہے! ہر وہ چیز جو خود کو عظیم خدا کے سپرد کرتی ہے وہ مسلمان ہے! لہٰذا جب ہم اپنی مرضی سے عظیم خدا کی فرمانبرداری کرتے ہیں تو ہم مسلمان ہیں! یسوع مسیح ایک مسلمان تھے۔ ان کی مہربان ماں مسلمان تھیں۔ ابراہیم مُسلمان تھے، موسیٰؑ ایک مسلمان تھے۔ تمام پیغمبر مسلمان تھے! لیکن وہ اپنے لوگوں میں آئے اور وہ مختلف زبانیں بولتے تھے۔ حضرت محمدؐ عربی زبان بولتے تھے۔ تو عربی زبان میں جو شخص خود کو سپرد کردے اور پیش کردے وہ مسلمان ہے۔ اللہ تعالی کا ہر رسول اور پیغمبر بالکل ایک جیسا لے کر آئے اور یہ بنیادی پیغام ہے کہ ”عظیم خدا کی عبادت کرو اور خلوص کے ساتھ اس کے ہوجاؤ“۔ اسی طرح ہم ہر مشہور رسول کے پیغام کا موازنہ کریں تو ہم اس حقیقت کو پالیں گے۔

یہاں فرق ہے، یہ نتیجہ ہے مصنفوں ، تاریخ دانوں ، اسکالروں اور افراد کی مجرمانہ جھوٹے اندراج کا، ملاوٹ کا، ذاتی ترجمانی کا ۔ مثال کے طور پر میں نے جیسے آپ کو واضح کرتا ہوں جو کہ آپ پہلے ہی جانتے ہیں۔ ایک عیسائی کی حیثیت سے میں نے اسے دیکھا میرے مسلمان ہونے سے پہلے اور میں نہیں سمجھتا تھا کہ کیسے پورے پرانے عہدنامے میں خدا کو ہمیشہ ایک کے حوالے سے ذکر کیا گیا ہے۔ آقا اور مالک اور کائنات کا بادشاہ اور یہی پہلا حکم موسیٰؑ کو دیا گیاتھا ۔ وہ اجازت نہیں دیتا کہ کسی تراشی ہوئی شبیہ کی عبادت کی جائے یا جنت میں کسی چیز کے سامنے جھکا جائے یا زمین پر یا سمندر میں۔ وہ(خدا) ہرگز اجازت نہیں دیتا۔ تمام رسولوں نے کہا کہ خدا صرف ایک ہے۔ پورے پرانے عہدنامے میں اس بات کو بار بار دہرایا گیا ہے۔ اور پھر اچانک ہم چار عہدنامے پاتے ہیں – جو کہ چار گوسپل کہلائی جاتی ہیں میتھیوو، مارک، لیوک اور جان۔

پہلے ذکر کر چکے ہیں۔ یہاں سے میں لفظ اللہ کے استعمال کی طرف جاتے ہیں اور آپ جانتے ہیں کہ ہم کس کے بارے میں بات کر رہے ہیں۔

لفظ ’اسلام ‘ لیا گیا ہے ’سلامَہ‘ کی جڑ سے جس کا مطلب ہے امن۔ ایک مسلمان ایک شخص ہے جو کہ مغلوب ہوتا ہے، تسلیم کرتا اور فرمانبرداری کرتا ہے عظیم خدا کے قانون کی اور اسے ان تسلیمات سے امن و سکون حاصل ہوتا ہے۔ہم جلد دیکھے سکیں گےاس تشریح سےکہ عربی لفظ’اسلام ‘ ہمیں بتاتا ہے وہی طریقہ اور اخلاق ، جو بتایا تھا مشہور اور قابل احترام اللہ کے رسولوں اور پیغمبروں نے۔ ان میں آدمؑ، نوحؑ، ابراہیمؑ، داؤدؑ، سلیمانؑ، اسحاقؑ، اسماعیلؑ، یوسفؑ، یحییٰ،سلیمانؑ، مریم کے بیٹے عیسیٰ اور محمد ۔ یہ تمام رسول اور پیغمبرایک ہی اللہ کی طرف سے بھیجے گئے اور ایک ہی پیغام لے کر آئے ان سب کا بات کرنے کا ایک ہی انداز تھا اور یہ کہتے تھے صرف ایک چیز – اللہ کی فرمانبرداری کرو! عظیم اللہ کی عبادت کرو ، زندگی کا مقصد پورا کرو اور اچھے کام کرو تو آپ کو اس کا بدلہ دوسری زندگی میں ملے گا۔ یہ تمام کہتے تھے کہ اس سے آگے کچھ نہیں کرنا اس سے بجز کہ ان کی زبان کیا تھی اور کس وقت تھے اور کس نے انہیں بھیجا ، وہ سب کہتے یہی تھے۔

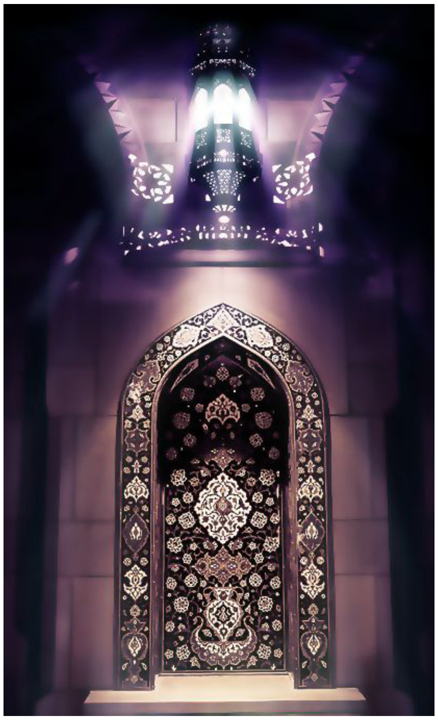

اگر آپ صحیفےتھوڑا خیال سے بغیر اپنی سوچ کو یا کسی دوسرے کے کئے گئے اضافے کو یا جھوٹ کو شامل کئے پڑھیں۔ تو آپ پائیں گے کہ یہ ایک سادہ پیغام تھا تمام پیغمبروں کا جس کی ایک سے دوسرے نے تصدیق کی۔ ان پیغمبروں میں سے کوئی بھی ایسا نہیں تھا کہ جس نے کبھی کہا ہو کہ میں خدا ہوں میری عبادت کرو۔ آپ اپنی پاک کتابیں دیکھ لیں آپ کسی کتاب میں نہیں پائیں گے نہ تو انجیل میں، نہ توارت میں، نہ عہدنامے میں، نہ زبور میں، آپ کسی کتاب میں نہیں پائیں گے۔ آپ کسی پیغمبر کی تقریر میں نہیں پائیں گے۔ آپ گھر جائیں رات میں اور انجیل کے تمام صفحات پلٹ کر دیکھیں اور میں ذمہ داری لیتا ہوں کہ آپ کہیں نہیں پائیں گے۔ کہیں بھیٔ! تو یہ کہاں سے آیا؟ یہ ہے جس کی آپ کو تحقیق کرنا پڑے گی۔

اس وضاحت سے ہم آسانی سے دیکھ سکتے ہیں کہ عربی لفظ جو

میتھیوو کون ہےَ؟ مارک کون ہے؟ لیوک کون ہے؟ جان کون ہے۔ چار مختلف گوسپل جو کہ اڑتالیس سالوں میں لکھی گئیں تھیں، اور ان میں سے کسی نے بھی ایک دوسرے کی مدد نہیں کی اور نہ ہی ان میں سے کسی نے بھی اپنے نام کا آخری حصہ لکھا ہے۔ اگر میں آپ کو اس مہینے کی تنخواہ کا چیک دوں اور میں اس پر اپنا نام کا پہلا حصہ لکھوں اور کہوں کہ اس سے بینک لے جاؤ۔ کیا آپ اس چیک کو قبول کریں گے؟ نہیں، آپ نہیں کریں گے۔ ۔ اگر پولیس والا آپ کو روکے اور آپ سے آپ کی شناخت معلوم کرے یا پاسپورٹ مانگے اور آپ صرف اسے اپنے نام کا پہلا حصہ بتائیں، کیا وہ اسے مان لے گا؟ کیا اپنے نام کے پہلے حصے والا پاسپورٹ لے لیں گے؟ کیا آپ کے والدین آپ کو صرف ایک ہی نام دیتے ہیں؟ کہاں پرانسانوں کی تاریخ میں ایک نام کو دستاویزات میں شامل کیا گیا ہے۔ کہاںَ؟ !کہیں نہیں سوائے نئے عہدنامے کے

اور کیسے آپ ان چار گوسپل پر ایمان رکھ سکتے ہیں جو چار اشخاص نے لکھی ہیں جن کے نام کا آخری حصہ کہیں معلوم ہوتا دیکھائی نہیں دیتا؟ پھر، ان چار گوسپل کے بعد ، ایک شخص نے پندرہ مزید کتابیں لکھیں جو کہ ایک مرتد تھا اور اس نے عیسائیوں کو قتل کیا، ان پر تشدد کیا اور پھر اس نے کہا کہ اس کے تصور میں یسوع مسیح آئے تھے اور وہ مختار تھا جیسے ایک یسوع کا رسول (اپسٹل آف جیسس)۔اگر میں آپ کو بتاؤ کہ تمام یہودیوں کو مارنے کے بعد ہٹلر نے فیصلہ کیا کہ اسے جان بچانے کے لئے جگہ چاہیے اور تو وہ عیسی سے یا موسٰی سے ملا اور یہودی ہوگیا۔ اور اس نے پندرہ کتابیں لکھیں اور ان کو تورات میں شامل کردیا کیا یہ یہودیوں کے لئے قابل قبول ہو گا ؟ نہیں، آپ اسے قبول نہیں کریں گے۔ تو کیسے جنہوں نے چار کتابیں لکھیں بغیر اپنے نام کے آخری حصے کے اور پندرہ دوسری کتابیں لکھی گئیں ایک دوسرے شخص سے – ان میں پہلی دفعہ خدا ایک شخص (انسان) کہلایا، اور پہلی دفعہ خدا تین میں کہلایا اور پہلی ہی دفعہ خدا نے بیٹا دیا تھایہ کیسے عیسائیوں کے لئے قابل قبول ہے؟ کیسے ؟ ذرا اس بارے میں سوچئیے! میں اس نقطہ پر بحث نہیں کروں گا۔ میں صرف آپ کو سوچنے کے لیے کچھ دینا چاہتا ہوں۔

حضرت محمد ؐ نہ تو نیا مذہب لے کر آئے تھے یا نہ ہی زندگی کی نئی راہ جسے کچھ لوگ بدشگونی کا دعوہ کرتے ہیں۔ اس کے برعکس، حضرت محمدؐ نے پچھلے تمام رسولوں اور پیغمبروں کے پیغامات اور ان کی زندگی کی تصدیق کی ۔ دونوں کو اپنے ذاتی عمل کے ذریعے اور جو انہیں اللہ کی جانب سے وحی کی جاتی تھی۔ مقدس کتاب جو حضرت محمدؐ لے کر آئے جسے قرآن کہا جاتا ہے۔ اس کا مطلب ہے "جس کی تلاوت کی جائے"۔ کیوں کہ محمدؐ نے قرآن نہیں لکھا تھا۔ وہ قرآن کے مصنف نہیں تھے۔ کوئی قرآن کو لکھنے میں ان کی مدد کو نہیں آیا تھا اور نہ ہی اس کے لکھنے میں کسی نے ان کے ساتھ شراکت کی تھی۔ فرشتہ جس کا نام جبرائیل تھا پڑھ کر آن کو سناتا اور عظیم خدا نے ان کے دل کو قبول کرنے والا کردیا تھا۔ حضرت محمد مصطفٰیؐ وحی کو یاد کرتے تھے اور ہمارے پاس جو قرآن ہے یہ سالوں سے کسی بھی تبدیلی سے محفوظ ہے۔ کیا ایسی کوئی اور کتاب ہے اس دنیا میں جسے آپ جانتے ہوں کہ وہ بغیر کسی تبدیلی کے محفوظ ہو؟ نہیں کوئی کتاب نہیں --- صرف قرآن ہے۔

آپ میرے الفاظو پر مت جائیں! لائبریری جائیں اور پڑہیں انسائیکلوپیڈیا براٹینیکا یا ورلڈ انسائیکلوپیڈیا، یا امریکاناز انسائیکلوپیڈیا یا کوئی دوسرا دنیا کا انسائیکلوپیڈیا جو کہ کسی مسلمان نے نہ لکھا ہو۔ پڑہیں کہ کیا کہتے ہیں اسلام ، قرآن اور محمدؐ کے بارے میں۔ پڑہیں غیر مسلم غوروخوص کے بعد قرآن، اسلام اور

محمدؐ کےبارے میں کیا کہتے ہیں۔پھر آپ مان جائیں گے کہ جو میں کہہ رہا ہوں وہ دنیا کی دستاویزات میں ہے اور صاف ہے! کہ محمدؐ انسانیت کی تاریخ کی سب سے بڑی شخصیت ہیں۔ پڑہیں وہ کیا کہتے ہیں کہ قرآن تاریخوں کی تاریخ کا ایک ناقابل یقین اور فکر رکھتا ہے۔ پڑھیں وہ کیا کہتے ہیں کہ اسلامی طرز زندگی علیحدہ ، بہترین اور متحرک زندگی ہے، یہ کبھی تبدیل نہیں ہوتی۔

مقدس صحیفہ جو کہ حضرت محمد مصطفٰی کو ملا 'قرآن' کہلاتا ہےاور ہر ایک رسول اور پیغمبر نے بھی صحیفے لیے۔ قرآن میں، ان رسولوں کا، ان کے صحیفوں کا ، ان کی کہانیاں اور ان کے کام کے اصولوں کے بارے میں ذکر کیا گیا فکر انگیز تفصیل کے ساتھ کیا محمد ؐ ان سے ملے تھے، ان سے باتیں کی تھیں، ان کے ساتھ کھانا کھایا تھا یا وہ شریک ہوئے تھے کہ ان کی سوانح حیات لکھی جائے؟ نہیں، بالکل نہیں۔ قرآن میں، محمدؐ کا حوالہ عظیم خداکے پیغمبر کی حیثیت سے دیا گیا ہے۔ پچھلے پیغمبروں پر تصدیق کی مہر لگادی ہے – جو کہ ایک انسان ہونے کی حیثیت سے ان کے کردار کی حد ہے۔

"لوگو) تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) نہیں لیکن آپ اللہ تعالی کے رسول ہیں اور تمام نبیوں کے ختم کرنے والے، اور اللہ تعالی ہر چیز کا (بخوبی) جاننے والا ہے" ((قرآن سورۃ نمبر 33، آیت نمبر40

مسلمان محمدؐ کی عبادت نہیں کرتے، ہم 'محمدی' نہیں ہیں۔ ہمیں یہ حق حاصل نہیں ہے کہ ہم محمدؐ کا نام تبدیل کریں اور 'محمدی 'کہلائیں۔ نہیں، لوگ جو موسیٰؑ کی پیروی کرتے ہیں کیا وہ 'موسین 'تھے۔جو لوگ 'یعقوبؑ ' کی پیروی کرتے تھے وہ 'یعقوبین 'کہلاتے تھے۔ یا 'ابراہیم ؑکی پیروی کرنے والے 'ابراہیمین' تھے یا 'داؤدین'۔۔۔ نہیں نہیں نہیں۔ تو پھر کیسے لوگ خود کو 'عیسائی 'کہلاتے ہیں؟ عیسیٰ نے کبھی خود کو 'عیسائی' نہیں کہا تو کیسے لوگ خود کو عیسائی کہلواتے ہیں؟

عیسیٰؑ نے فرمایا کہ میں نے اپنے عظیم خدا سے جو بھی لیا وہ ایک لفظ خدا تھا اور اس نے وہ سنا ہے جو اس نے کہا!کہ وہی اس نے کیا !تو کیوں لوگ خود کو عیسائی کہلاتے ہیں؟ ہمیں عیسیٰؑ کی طرح ہوناپڑے گا اور کیا تھا جوعیسٰی کی طرح تھا؟ وہ ایک عظیم خدا کے خاد م تھے، تو ہمیں بھی چاہیئے کہ ہم بھی بس عظیم خدا کے خادم بن جائیں۔

آخری صحیفہ اور خدا کی وحی کی حیثیت سے، قرآن میں بہت صاف اور مختصر بیان کیا گیا ہے، "آج میں نے تمہارے لئے دین کو کامل کردیا اور تم پر اپنا انعام بھرپور کردیا اور تمہارے لئے اسلام کے دین ہونے پر رضامند ہوگیا" (قرآن سورۃ نمبر 5، آیت نمبر 3)۔ تو قرآن کے ذریعے لفظ 'سلام' آیا۔ کیوں کہ جب عمارت مکمل ہوتی ہےتو آپ اس کو 'ایک گھر 'کہتے ہیں۔جب ایک کار بننے کی تیاری میں ہو تو آپ اسے ایک گاڑی نہیں کہہ سکتے کیوں کہ وہ اپنے بننے کے عمل سے گزر رہی ہے۔ جب وہ مکمل ہوجاتی ہے، اس کو سند دے دی جاتی ہے، اس گاڑی کو چلاکر معائنہ کیا جاتا ہے، تب یہ گاڑی ہوتی ہے۔ جب اسلام مکمل ہوا تھا جیسے وحی مکمل ہوئی، جیسے ایک کتاب مکمل ہوئی ، جیسےمحمدؐ کی زندگی جو نمونہ تھی مکمل ہوئی پھر یہ اسلام بنا۔ یہ ایک مکمل زندگی کا راستہ ہوا ۔

تو یہ لفظ ہے جو کہ نیا تھا لیکن عمل میں نہیں تھا --- نہ تو رسول --- خدا کا حکم نہیں تھا --- نہ ایک نیا خدا --- نہ ہی نئی وحی --- لیکن صرف ایک نام،اسلام اور جیسے میں نے پہلے کہا تمام پیغمبر کون تھے؟ وہ سب مسلمان تھے۔ ایک اور انفرادیت محمدؐ کے بارے میں اپنے ذہنوں میں رکھیں جو کہ ان کو نمایا ں کرتی ہےکہ پچھلے تمام رسولوں کی طرح وہ صرف عرب کے لیے نہیں آئے تھے یا صرف اپنے لوگوں کے لئے نہیں، نہیں --- بہرحال، اسلام عرب کا ایک مذہب نہیں ہے بلکہ ، عبداللہ کے بیٹے پیغمبر اسلام محمدؐ مکہ میں پیدا ہوئے جو کہ جزیرہ نما عرب ہے اور وہ پیدائشی عربی تھے، وہ اسلام صرف عربوں کے لئے نہیں لے کر آئے تھے بلکہ اسلام تمام انسانوں کے لیے لائے تھے ۔

حالانکہ قرآن عربی زبان میں اتارا گیا ، جو اس حق کو یا دعوے کو مسترد کرتا ہے کہ محمدؐ کا پیغام محدود یا یہ صرف عربوں کے لئے تھا۔ قرآن مجید میں اللہ تعالی فرماتے ہیں کہ **" اور ہم نے آپ کو تمام جہان والوں کے لئے رحمت بنا کر ہی بھیجا ہے " (قرآن سورۃ نمبر 21: آیت نمبر 107)** لہٰذا محمدؐ آخری اور تاج ہیں آپ سے پہلے رسولوں اور پیغمبروں کے، بہت سے لوگوں کو یہ معلوم نہیں ہے۔

اور جب سے میں اپنی اس پریزینٹیشن کی مدد کے لئے قرآن پاک کے حوالے دے رہا ہوں، اب میں آپ کو خود قرآن کے پس منظر کے بارے میں بتاؤں گا۔ پہلی بات تو یہ کہ قرآن دعوہ کرتا ہے کہ یہ مجموعہ ہے اللہ کی طرف سے بھیجی گئی وحی کا۔ اس کا مطلب ہے کہ قرآن عظیم خدا کی طرف سے محمدؐ پر وحی کے ذریعے اتارا گیا۔

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں "اور نہ وہ اپنی خواہش سے کوئی بات کہتے ہیں۔ وہ تو صرف وحی ہے جو اتاری جاتی ہے"

(قرآن سورۃ نمبر 53، آیات نمبر 3 سے 4)

محمدؐ خود کچھ بھی نہ تو کہتے ہیں ، ان کے خیالات ، ان کی خواہش یا ان کے جذبات اور احساس بھی ان کے اپنے نہیں ہیں۔ لیکن وہ ایک وحی ہیں جو کہ ان پر ہی ظاہر ہوتی ہے! یہی اللہ تعالی قرآن پاک میں فرماتا ہے۔ لہٰذا اگر میں آپ کو قرآن کی تصدیق کرنے کے لئے قائل کروں ، جو کہ میں لازمی کروں گا – پہلی بات یہ کہ یہ نا ممکن ہے کہ محمدؐ خود سے اس طرح کی کوئی کتاب بنا سکیں۔ دوسرا یہ کہ میں یہ ثابت کروں گا کہ اسی طرح کسی انسانوں کی جماعت کے لئے بھی یہ نہ ممکن تھا کہ وہ اس کو بناسکتے۔ آئیے ہم ذرا اس بارے میں سوچتے ہیں۔

قرآن پاک میں بیان ہے کہ "اور ہم نے انسانوں کو پیدا کیا نطفے سے **پیدا کیاجو کہ رحم کی دیواروں سے جم جاتا ہے۔"**

(قرآن سورۃ نمبر 23، آیت نمبر 14)

" جس نے انسان کو خون کے لوتھڑے سے پیدا کیا" (قرآن سورۃ نمبر 96، آیت نمبر

کیسے محمدؐ نے جاننا کہ لوتھڑا ایک نطفہ سے بنتا ہے اور ماں کے رحم کی دیواروں سے چپک جاتا ہے؟کیا ان کے پاس ٹیلی اسکوپ تھی؟ کیا ان کے پاس سائنس اسکوپ تھی؟ کیا ان کے پاس کوئی ایسی چیز تھی جو ایکسرے کی طرح کام کرتی تھی؟ کیا انہوں نے اس بارے میں کہیں سے علم حاصل کیا تھا، جو کہ ابھی سینتالیس (47) سال پہلے دریافت ہوا ہے؟

اسی طرح ، وہ کیسے جانتے تھے کہ سمندر وں کے درمیان رکاوٹ ہے جو نمکین پانی کو تازہ پانی کو علیحدہ کرتی ہے؟

" اور وہی ہے جس نے دو سمندر آپس میں ملا رکھے ہیں یہ ہے میٹھا اور مزیدار اور یہ ہے کھاری کڑوا، اور ان دونوں کے درمیان ایک حجاب اور مضبوط رکاوٹ کردی"۔ (قرآن سورۃ نمبر 25، آیت نمبر 53)

وہ یہ کیسے جانتے تھے؟

" وہی اللہ ہے جس نے رات اور دن اور سورج اور چاند کو پیدا کیا ہے۔ ان میں سے ہر ایک اپنے اپنے مدار میں تیرتے پھرتے ہیں"

(قرآن سورۃ نمبر 21، آیت نمبر 33)

پتھروں کو پلٹ کر آپ کو اس کے اندر دیکھانے کے لئے اور باقی آپ پر ہے!

صرف آپ اتنا سوچئے اگر یہ سب سچ ہو۔ تو آپ ماننے گے کہ یہ کتاب واقعی غور و فکر والی ہے؟ اور کم از کم اتنا تو کہہ سکتے ہیں کہ منفرد ہے؟ کیا آپ اتنا سچا بننا چاہتے ہیں کہ یہ کہہ سکیں؟ یقیناً آپ چاہیں گے، اگر آپ سچے تھے اور آپ سچے ہوں۔ آپ اپنے آپ میں دیکھئے آپ کو ان باتوں کو آخر کار ماننا پڑے گا۔ بہت سے دوسرے غیر مسلم بھی اسی نتیجے پر پہنچے ۔ جن میں بینج من فرینکلن، تھامس جیفرسن، نپولین بوناپارٹ اور ونسٹن چرچل جیسے صرف چند نام ہیں اور بہت سے ہیں اگر میں بتا ؤ تو بتاتا چلا جاؤ یہ سب اسی نتیجے پر پہنچے - یہ اور بات ہے کہ انہوں نے کھلے عام اسلام قبول کیا یا نہیں۔ وہ اس نتیجے پر پہنچے کہ اس دنیا میں کوئی دوسرا ادب نہیں جس میں اتنا غور و فکر ہو جتنا کہ قرآن میں ہےیہ ایک ذریعہ ہے حکمت کا، صبر کا اور رہنمائی کا۔

اب، ہم نے قرآن کی صداقت کے بارے میں بات کرلی، اب ہم دوسرے نقطہ پر بات کرتے ہیں قرآن کی بنیادی مضامین۔ عظیم خدا کی وحدانیت، جو کہ اس کے نام میں ، اس کے اوصاف میں، عظیم خدا اور اس کی مخلوق کے درمیان تعلق میں، کیسے انسانوں کو اس تعلق کو قائم رکھنے میں شامل ہے۔ رسولوں اور پیغمبروں کا سلسلہ، ان کی زندگیاں، ان کے پیغامات اور ان کا تمام کام جو انہوں کیا ۔ ان کا اصرار کہ یہ پیروی کریں محمدؐ کی جو کہ رسولوں اور پیغمبروں میں آخری اور کائنات کے لیے ایک مثال ہیں۔ لوگوں کو یاد دہانی کہ ان کی زندگی بہت مختصر ہےاور ان کو بلایا جائے وہاں ہمیشہ کی زندگی کے لیے۔ زندگی اس کے بعد کا مطلب اس کے بعد کی زندگی۔ اس کے بعد، آپ یہ جگہ چھوڑ جاؤ گے اور کہیں اور چلے جاؤ گے۔ اس کا مطلب آج رات نہیں لیکن مرنے کے بعد آپ اس زمین کو چھوڑ کر کہیں اور چلے جاؤ گے بے شک آپ مانو یا اس بار ے میں نہیں جانتے۔ آپ نے وہاں جانا ہے، آپ ذمہ دار ہیں کیوں کہ آپ کو بتادیا گیا ہے یہاں تک کہ آپ اسے مسترد کردو۔ کیوں کہ زندگی کا مقصد آپ کے لئے یہ نہیں ہے کہ یہاں بیٹھے رہو، کچھ نہ کرو اور آپ پر کوئی اثر نہ ہوگا۔ ہر وجہ کا اثر ہوتا ہے اور آپ اس زندگی میں آئے ایک وجہ سے، ایک مقصد کے لئے تو اثر تو لازمی پڑے گا کچھ کرنے کا کسی قسم کا اثر تو لازمی ہوگا۔ آپ اسکول نہیں جائیں تو آپ ٹھہرے رہیں گے! آپ کام پر نہیں جائیں تو معاوضہ بھی نہیں ملے گا! آپ گھر نہ بنائیں گے تو آپ اس کے اندر جا بھی نہیں سکتے! لباس نہیں بنوائیں گے تو پہنیں گے بھی نہیں! آپ بڑھے نہ ہو بچوں کے جیسے تو بالغ بھی نہ ہوں گے!آپ کوئی بھی کام بغیر اس کے ممکنہ انعام کے نہیں کرتے! آپ نہیں جی سکتے بغیر مرنے کی سوچ کے! آپ مر نہیں سکتے بغیر قبر کے امکان پر اور آپ یہ خیال نہیں کرسکتے کہ قبر اختتام ہے۔ کیوں کہ اس کا مطلب ہو گا کہ خدا نے آپ کو بیوقوفانہ مقصد کے لیے تخلیق کیا تھا۔ اور آپ اسکول نہیں جاتے ، کام نہیں کرتےیا کچھ نہیں کرتے یا بیوی پسند نہیں کرتےیا بچوں کے نام بیوقوفانہ مقصد کے لئے چنتےہو۔ کیسے آپ خدا کواپنے سے کم سمجھ سکتے ہو؟

متوجہ کرنے تصور سے قائل کرنےاور غور و فکر کے قابل کرنے کے لئے قرآن بہت گہرائی میں اور بڑے خوبصور ت انداز میں وضاحت کرتا ہے سمندروں اور دریاؤں کی، درختوں اور پودوں کی، پرندوں اور کیڑے مکوڑوں کی، جنگلی اور پالتو جانوروں کی، پہاڑوں، وادیوں، جنت کے وسیع و عریض ہونے کی، فرشتوں اور کائنات کی، مچھلیوں اور پانی کی مخلوق کی، انسانی اعضاء اور علم نباتات کی، انسانی معاشرے اور تاریخ، انسانی پیدائش کے عمل کی، تفصیل جنت اور دوزخ کی، انسانی افزائش کی، تمام رسولوں

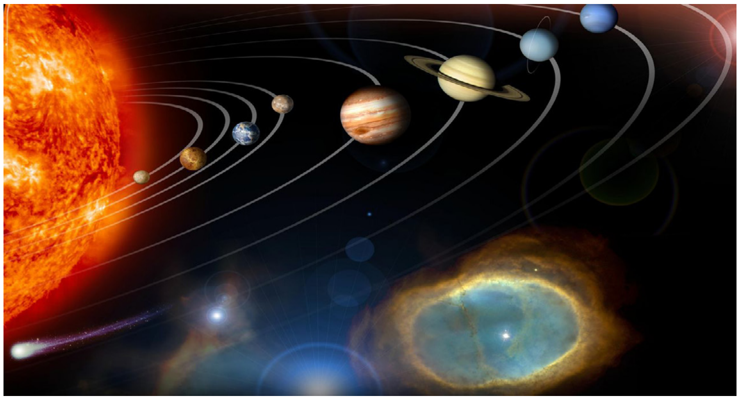

وہ کیسے جانتے تھے کہ سورج، چاند اور سیارے سب اپنے اپنے مدار میں تیرتے ہیں جیسے انہیں یہ کرنے کے لئے کسی نے حکم دیا ہو؟ وہ یہ کیسے جانتے تھے؟ اور بہت ، بہت اور بہت۔ کیسے وہ یہ سب جانتے تھے؟ یہ سب چیزیں پچیس (25) یا تیس (30) سال پہلے دریافت ہوئی ہیں۔ ٹیکنالوجی اور سائنس، ان میں جدت ہم سب جانتے ہیں اب دریافت ہوئیں ہیں۔ محمدؐ و جو کہ 1500 سال پہلے ایک ان پڑھ چرواہے جو کہ ریگستان میں بڑھے ہوئے، پڑھنے اور لکھنے سے ناواقف کیسے وہ یہ سب جان سکتے تھے؟ کیسے انہوں نے اس طرح (قرآن) کو بنایا ؟ اور کیسے کوئی اور ان کے ساتھ رہنے والوں میں سے، ان سے پہلے رہنے والوں میں سے اور ان کے بعد آنے والوں میں سے کسی نے دریافت نہ کیا ، جو اب دریافت ہورہا ہے؟ یہ نہ ممکن ہے! کیسے ایک شخص جو کہ جزیرہ نما عرب سے باہر نہ گیا ہو، نہ کبھی پانی کے جہاز پر سفر کیا ہو، جو کہ 1500 سال پہلے تھا اس نے بتائیں اتنی صاف اور حیرت انگیز باتیں جو کہ اب 20 ویں صدی کے آخری نصف حصے میں دریافت ہو رہی ہیں؟

مزید، اگر یہ سب کافی نہیں ہے تو میں آپ کو بتاتا ہوں کہ قرآن پاک کی 140 سورتیں (باب) ہیں، چھ ہزار سے زیادہ آیات ہیں۔ اور محمدؐ کے دور میں بھی سینکڑوں ایسے لوگ تھے جنہوں نے قرآن پاک کو زبانی یاد کیا ہوا تھا۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے؟ کیا وہ کسی قسم کے ذہین تھے؟ کیا کسی نےگوسپل کو زبانی یاد کی ہے ؟ – کیا آپ میں سے کسی نے؟ کیا کسی نے تورات کو یا زبور کو یاد کیا پرانے عہدنامے یا نئے عہدنامے کو زبانی یاد کیا؟ کسی نے نہیں کیا یہاں تک کہ پاپ نے بھی نہیں کیا۔

لیکن یہاں آج بھی کروڑوں مسلمان ہیں جو پوری کتاب کو زبانی یاد کرتے ہیں یہی ہر مسلمان کی خواہش ہوتی ہے ، کچھ کی نہیں بلکہ سب کی! کتنے عیسائی ایسے جو آپ کو آپ کی زندگی میں ملے ہوں گے جنہوں نے انجیل زبانی یاد کی ہو؟ کوئی نہیں۔ آپ کبھی کسی ایسے عیسائی سے ملے جس نے پوری انجیل یاد کی ہو ، کیوں کہ آپ کبھی ایسے عیسائی سے ہی نہیں ملے جو پوری انجیل کو جانتا ہو۔ یہ کیوں ہے؟ کیوں کہ عیسائیوں میں خود ساٹ سو سے زیادہ فرقے ہیں اور تقریباً انتالیس (39) مختلف کتابیں ہیں انجیل کی پھر اور مختلف کتابوں پر کتابیں ۔ مختلف تعداد میں باب اورمختلف ان کی آیاتوں کی تعداد اور وہ ان کو مانتے بھی نہیں۔ جب وہ ان کو مانتے ہی نہیں ہیں تو کیسےوہ اس کو زبانی یاد کرسکتے ہیں۔

یہ کچھ حقیقت ہے قرآن کے بارے میں۔ قرآن پوری دنیا میں بغیر کسی معمولی سی تبدیلی کے پندرہ سو سالوں سے محفوظ ہے۔ اور میں مذمت کرنے کے انداز میں نہیں کہہ رہا۔ میں ایک شخص ہوں جو ایک عیسائی تھا۔ ایک شخص جس نے اپنی تحقیق سے یہ سب چیزیں پائیں۔ ایک شخص جواب آپ کے ساتھ یہ معلوما ت پہنچا رہا ہے۔ کچھ

اسلام اعتراف ہے کہ عظیم خدا ہی خدا ہے صرف ایک خدا بغیر کسی شراکت کے۔ اسلام اعتراف ہے کہ فرشتے ہیں جو کہ ذمہ داری کے ساتھ پیغمبروں کے پاس وحی لے کر بھیجے جاتے ہیں وہ لے کر آتے ہیں پیغام رسولوں کے لئے، وہ ہواؤں ، پہاڑوں کو، سمندروں کو قابو میں کرتے ہیں اور جان نکالتے جن کے لیے خدا حکم دیتا ہے۔ اسلام اعتراف ہے کہ تمام عظیم خدا کے رسول اور پیغمبر سچے تھے۔ اور وہ سب عظیم خدا کی طرف سے اس حقیقت کا اعتراف کرانے کے لیے بھیجے گئے تھے کہ ایک فیصلے کا دن تمام مخلوقات کے لئے آئے گا۔ اسلام اعتراف ہے کہ تمام اچھائیوں اور برائیوں کا عظیم خدا حساب لےگے۔ آخر میں ، اسلام اعتراف ہے کہ اس پر ایمان ہونا کہ ہمیں مرنے کے بعد پھر زندہ ہوناہے۔

ہر مسلمان پر بنیادی ذمہ داری جو عائد ہوتی ہو بہت سادہ ہیں۔ حقیقت میں صرف پانچ (5) چیزیں ہیں۔ اسلام ایک بڑے گھر کی طرح ہے۔ اور ہر گھر کی بنیاد اور ستون ہوتے ہیں جو گھر کو قائم رکھنے میں مدد دیتے ہیں۔ ستون اور بنیاد اور آپ کو گھر اصولوں کے ساتھ بنانا پڑے گا۔ ستون ہیں وہ اصول ۔ اور جب آپ گھر بناتے ہیں تو ان لازمی اصولوں کی پابندی کرتے ہیں۔ سب سے اہم اصول اسلام کا عقیدہ توحید کو مضبوطی سے تھامے رکھنا۔ کہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو۔ اللہ کے ساتھ کسی کی عبادت نہ کرو۔ خدا سے کچھ ایسا نہ کہو جس کے کہنے کا آپ کو حق نہیں ہے، یہ نہ کہو کہ وہ (خدا) ایک باپ ہے، ایک بیٹا، ایک بیٹی، ایک ماں، ایک چچا، ایک خالہ، ایک ٹرسٹ کا بورڈ ہے۔ خدا سے کچھ ایسا نہ کہو جس کے کہنے کا آپ کو حق نہیں ہے، جب آپ گواہی دیتے ہیں تو سزاوار بھی آپ خود ہیں۔ جو چاہیئں وہ سزا پائیں۔ آپ چاہیں تو اپنے لئے امن اور جنت کی سزا لیں یا آپ چاہیں تو الجھن، دباؤ، دوزخ کی آگ اور جسمانی سزا پائیں۔ آپ کی سزا آپ کی ہے۔

تو اپنے آپ سے پوچھئے "کہ کیا آپ گواہی دیں گے کہ خدا صرف ایک ہے؟" جب آپ خود سے یہ سوال پوچھیں گے تو آپ کو جواب ملنا چاہئیے "ہاں"، میں گواہی دیتا ہوں"۔ پھر آپ خود سے پوچھیں اگلا سوال کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ محمدؐ عظیم خدا کے پیغمبر ہیں؟ "ہاں، میں گواہی دیتا ہوں"۔ اگر آپ یہ گواہی دیتے ہیں تو آپ مسلمان ہیں اور آپ کو خود کو تبدیل نہیں کرنا پڑے گا ۔ صرف اپنے آپ کی اصلاح کرنا ہو گی اپنی سوچ میں اور اپنے عمل میں۔

آخر میں ، میں آپ سے سچ اور براہ راست سوال کرتا ہوں کہ: کیا آپ سمجھے جو میں نے آپ سے کہا؟ اگر آپ اس کو مانتے ہیں جو میں نے کہا اور اسلام میں داخل ہونے اورمسلمان ہونے کے لیے تیار ہیں۔ تو مسلمان ہونے کہ لیے آپ کو لازمی ہے کہ کلمہ شہادت کا اعلان کریں ؛ جو کہ اعلان ہے کہ میں ایمان لایا خدا کے ایک ہونے پر اور قبول کیاکہ محمدؐ کے خدا کے رسول ہیں۔

لا الہ إلا اللہ محمد رسول اللہ

نہیں کوئی معبود سوائے اللہ کے اور محمدؐ اللہ کے رسول ہیں

میں گواہی دیتا ہوں کہ خدا صرف ایک ہے۔

میں گواہی دیتا ہوں کہ محمدؐ اللہ کے پیغمبر ہیں۔

http://www.islamicbulletin.org/purpose/shahada/sh_urdu.mp4

اور پیغمبروں کے کام کی، زمین پر زندگی کے مقصد کی۔ تو کیسے ایک چرواہا لڑکا، ریگستان میں پیدا ہونے والا، جوبغیر پڑھے لکھے بڑھا ہوا اور پڑھ نہیں سکتا – کیسے وہ ان سب چیزوں کی وضاحت کرسکتا ہے جن کا کبھی اس پر انکشاف ہی نہیں ہوا تھا ۔

بہرحال سب سے زیادہ منفرد چیز جو قرآن کی ہے کہ تمام پچھلی مقدس کتابوں کی تصدیق کرتا ہے۔ دین اسلام کا اچھی طرح جائزہ لے کر آپ کو فیصلہ کرنا چاہئیے کہ آپ مسلمان ہو ں، آپ اپنے آپ سے یہ نہ سوچیں کہ آپ مذہب بدل رہیں ہیں! آپ اپنا مذہب نہیں بدل رہے ہیں۔ آپ دیکھئے، اگر آپ کا وزن کم ہو جائے تو آپ اپنا 500 ڈالر کا لباس نہیں پھینکنا چاہیں گے، یقیناً نہیں!آپ اسے درزی کے پاس لے کر جائیں گےاور کہیں گے کہ سنو ، برائےمہربانی! اسے میرے لیے تھوڑا سا چھوٹا کر دو! آپ اس میں کچھ صحیح کرائیں گے کیوں کہ یہ لباس آپ کو پسند ہے۔ اسی طرح اپنے ایمان کے، عزت کے ، پاکیزگی کے، عیسیٰ کی محبت کے، آپ کے خدا سے تعلق کے ساتھ، آپ کی عبادت، آپ کی سچائی اور آپ کی عظیم خدا کے وقف ہونے کے ساتھ اسے تبدیل نہ کریں کہ اسے چھوڑ دیں! آپ اس پر قائم رہیں! لیکن خود کی تصحیح کریں جہاں آپ جانتے ہیں کہ سچ آپ کو معلوم ہو گیا ہے! یہی سب کچھ ہے۔

اسلام سادہ ہے: صرف گواہی دیتا ہے کہ کوئی عبادت کے لائق نہیں سوائے عظیم خدا کے۔ اگر میں آپ سے پوچھوں کہ آپ کے والد آپ کے والد ہیں – آپ میں سے کتنے کہیں گے کہ ہاں، میرے والد میرے والد ہیں۔ میرا بیٹا میرا بیٹا ہے، میری بیوی میری بیوی ہے، میں ہوں جو میں ہوں۔ تو پھر کیسے ہے یہ کہ آپ اس بات کی گواہی دیتے ہوئے گھبراتے ہیں کہ عظیم خدا تمہارا مالک اور تمہارا خالق ہے؟ کیوں آپ غرور کرتے ہیں ایسا کرنے میں ؟ کیا آپ عظمت والے ہیں؟ کیا آپ کے پاس کوئی ایسی چیز ہے جو خدا کے پاس نہیں ہے؟یا کیاآپ الجھے ہوئے ہیں؟ یہ سوالات ہیں جو آپ خود سے کریں۔

اگر آپ کے پاس موقع ہوتا کہ آپ چیزیں صحیح رکھیں اپنے شعور سے اورپھر خدا کے ساتھ چیزیں صحیح رکھیں، کیا آپ کو ایسا کرنا چاہئیے؟ اگر آپ کو موقع ملتا تو آپ پوچھتے خدا سے کے میرا جو سب سے بہترین کام ہے آپ اس کو قبول کریں، کیا آپ کو ایسا کرنا چاہئیے ؟ اگر آپ کو ایسا موقع ملے آپ کے مرنے سے پہلے اور آپ سمجھیں کہ آپ آج رات کو مر سکتے ہیں تو کیا آپ کو کوئی تردد نہیں ہونا چاہئیے اس بات کی گواہی دینے میں کہ اللہ ایک ہے؟ اگر آپ سمجھیں کہ آپ آج رات کو انتقال کر جائیں گے اور آپ کے سامنے جنت ہو ا اور پیچھے دوزخ کی آگ، کیا آپ اب بھی ہچکچائیں گے اس بات کی گواہی دینے سے کہ محمدؐ خدا کے آخری پیغمبر اور تمام رسولوں کے نمائندے ہیں؟ آپ کو ہچکچانا نہیں چاہئیے اس بات کی گواہی دینے سے کہ آپ بھی ان بہت سے لوگوں میں شامل ہو جائیں گے جو اللہ کی کتاب میں اپنا نام درج کرانا چاہتے ہیں۔

لیکن، آپ سوچ رہے ہیں کہ آپ تھوڑی زندگی اور جینا چاہتے ہیں اور یقیناً، آپ ابھی تیار نہیں ہیں کہ روز عبادت کی جائے! اس لئے کہ آپ سوچتے ہیں کہ تھوڑی زندگی کو ایسے ہی گزارا جائے۔ لیکن کب تک تھوڑی تھوڑی زندگی گزاریں گے؟کتنا عرصہ ہوگیا جب کہ آپ کا سر بالوں سے بھرا ہوا تھا؟ کتنا عرصہ ہوگیا جب کہ آپ کے بال کالے تھے؟ آپ کے گھٹنوں، کہنیوں اور دوسرے حصوں میں درد رہنے لگا ! کتنا عرصہ ہوگیا جب کہ آپ بچے تھے، بغیر کسی احتیاط کے بھاگتے تھے، کھیلتے تھے ؟ کتنا عرصہ ہوگیا ان کو؟ یہ کل ہی تو تھا! ہاں۔ اور کل آپ نے مر جانا ہے تو کتنا عرصہ آپ انتظار کرنا چاہتے ہیں۔

الله ہم سب پر رحم کرے اور ہماری رہنمائی کرے۔ میں تمام غیرمسلموں کو – جو اس اشاعت کو پڑھ رہے ہوں کہتاہوں کہ ، خود سے سچے ہوں۔ جو آپ نے پڑھا ہے اس کے بارے میں سوچئیے۔ اس معلومات کو اپنے پاس رکھئیے اور خود میں جذب کر لیں۔ کسی مسلمان کے ساتھ بیٹھیں اور اسلام کی خوبصورتی کے بارے میں اس سے کچھ اور تفصیل معلوم کریں ۔ اگلا قدم بڑھائیں!

جب آپ اسلام قبول کرنے کے لیے اور مسلمان ہونے کے لیے تیار ہو جائیں،تو باقاعدہ مسلمان ہونے سے پہلے خود کو دھولیں۔ اسلام قبول کریں۔ اسلام کے بارے میں جانیں اس پر عمل کریں اور خدا کی عطا کردہ نعمتوں سے لطف اندوز ہوں کیوں کہ ایمان سب کچھ نہیں ہے کہ جس سے آپ بخشے جائیں۔ اگر آپ اس پر عمل نہیں کریں گے تو آپ اس کی خوشبو کھو دیں گے۔ اے الله ہماری رہنمائی فرما ۔ اے الله ہماری مدد فرما اور میں سراہتا ہوں آپ کو اس اعزاز کا جو مجھے بخشا گیا اور مجھے بولنے کا موقع فراہم کیا گیا اس اشاعت کے ذریعے ۔

السَّلاَمُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ

(ترجمہ : آپ سب پر الله کی سلامتی ہو، رحمتیں ہوں اور برکتیں ہوں)

اگر آپ مسلمان ہونا چاہتے ہیں یا آپ کو اسلام کے بارے میں مزید معلومات چاہیئے، برائے مہربانی ہمیں ای میل کریں

یا ہماری وب سائٹ پر جائیں info@islamicbulletin.org
www.islamicbulletin.org

http://www.islamicbulletin.org/purpose/urdu/flipping/index.html

http://www.islamicbulletin.org/purpose/urdu/purpose.html

http://www.islamicbulletin.org/urdu/all_ebooks.aspx

http://www.islamicbulletin.org/services/new_muslims/carla_urdu.htm

http://www.islamicbulletin.org/services/hajj.htm#urd

میری اسلام کے بارے میں نا قابل یقین دریافت

آج جب کوئی مجھ سے پوچھتا تھا کہ میں دائرہ اسلام میں کیسے داخل ہوئی تھی تو میں اپنے ماضی کو دیکھتی اور تھوڑا سا حیران ہوتی ہوں۔ میں نے کبھی اسلام قبول کرنے کے بارے میں نہیں سوچا تھا سوائے ایک اہم نقطے کے۔ کب میں نے کیتھولک عسائیت کے بارے میں سوال کیا تھا؟ کب میں نے چاہا تھا کہ میں مسلمان ہوں؟ ان سوالوں اور ان جیسے کئی سوالوں کے جوابات کے لئے مجھے میرے تصور سے زیادہ سوچ بچار کی ضرورت ہے۔ ان سوالوں کے حقیقی جوابات کے لئے، میں آپ کو شروع سے حقیقت بتاتی ہوں تا کہ آپ میرا وہ نقطہ سمجھ سکیں جس کی بناء پر آخر کار میں نے اسلام کی سچائی قبول کی۔ جب میں نے اسلام قبول کیا اس وقت میری عمر 76 سال تھی اور الله تعالٰی کی مہربانی سے آج میں اسلام پر ایمان والی ہوئی۔

"سو جس شخص کو الله تعالٰی راستہ پر ڈالنا چاہے اس کے سینے کو اسلام کے لئے کشادہ کردیتا ہے اور جس کو گمراہ رکھنا چاہے اس کے سینے کو بہت تنگ کردیتا ہے جیسے کوئی آسمان میں چڑھتا ہے۔ اس طرح الله تعالٰی ایمان نہ لانے والوں پر ناپاکی مسلط کردیتا ہے۔"
(قرآن 521:6)

میں ایک راسخ العقیدہ رومن کیتھولک گھرانے میں پروان چڑھی، میں اپنی تین بہنوں میں دوسرے نمبر پر تھی۔ میرے والد پورا دن سخت محنت کرتے تھے۔ وہ ہر روز صبح سویرے گھر سے نکلتے اور رات گئے واپس آتے تھے۔ ان تمام میں میری والدہ گھر پر رہتیں اور میری اور میری بہنوں کی دیکھ بھال کرتی۔ وہ ایک بہت غمزدہ اور بدقسمت دن تھا جب میری ماں نے ہمیں بتایا کہ ہمارے والد ایک کار حادثہ میں نہ رہے۔ ان کی اچانک موت سے ہمارے حالات خراب سے خراب تر ہوتے چلے گئے۔ تمام معاملات بدلنے لگے، پھر ایک دن میری ماں نے بتایا کہ اب ان کو کام پر جانا پڑے گا۔ میری والدہ جو کہ پہلے ایک نرس رہیں تھیں اب وہ ہماری پرورش کے لئے مجبور تھی کہ کام کریں۔ انہیں ایک مقامی ہسپتال میں نوکری مل گئی وہ کئی دفعہ دو شفٹوں میں کام کرتی تھیں مگر میری والدہ کی ان نئی ذمہ داریوں کی وجہ سے زیادہ عرصہ تک ہماری پرورش صحیح نہ ہونے کے پیش نظر انہوں نے ہمیں کیتھولک اسکول بھیج دیا۔ اب ان کا کام تھا کہ وہ ہم بہنوں پر نظر رکھیں۔

بہت عرصہ انہیں حالات میں گزر گیا، پھر میں نے خود کو پایا کہ میں بہت سا وقت اپنے دوستوں کے ساتھ مقامی کیفے وغیرہ میں گزارتی تھی وہاں میری ملاقات ایک بہت پیارے مسلمان مرد سے ہوئی جو کہ بعد میرے شوہر بنے۔ میری ماں نہیں جانتی تھی کہ میں اپنا وقت اس آدمی کے ساتھ گزارتی ہوں۔ حقیقت میں جب میں نے اُن کو یہ بتایا کہ میں اُس کی محبت میں گرفتار ہوچکی ہوں اور اس سے شادی کرنا چاہتی ہوں تو انہوں نے مجھے تنبیہ کی کہ ہم ان سے مختلف زندگی گزارتے ہیں اور اس کی بناء پر ہم پیشانیوں میں گِھر جائیں گے۔ اُنہوں نے بتایا کہ اگر ہمارا ہر بچہ ایسا کرے گا تو ہمارے مذہب میں بلاشبہ مسائل پیدا ہوجائیں گے۔ بیس 02 سال کی عمر میں، میں نہیں سمجھ سکی تھی کہ ہماری شادی سے ہمیں کوئی دشواری کیسے ہوگی۔ میں بہت زیادہ محبت میں گرفتار تھی خوش تھی کہ کوئی ہے جو میرا خیال کرتا ہے۔ اس وقت میرے خاوند

بہت زیادہ مذہبی نہیں تھے بلکہ اتنے بھی مذہبی نہیں تھے کہ میں سمجھتی ہوں کہ اگر میں ان کو کیتھولک مذہب کی طرف لا سکتی تھی۔ جہاں تک ہمارا تعلق ہے ہم ایک جیسے پس منظر سے تعلق نہیں رکھتے تھے۔ میں سمجھتی تھی کہ میں کھلے خیالات کی مالک ہوں اور نئی تہذیب کو اپنانے میں دلچسپی رکھتی تھی۔

ہر چیز اگلے چند سالوں تک صحیح چلتی نظر آرہی تھی۔ ہم خوش تھے اور کبھی بھی ہمارے درمیان تہذیب یا مذہب پریشانی کا باعث نہیں بنی۔ اللہ نے ہمیں ایک پیارے سے بیٹے کی شکل میں نعمت دی اور پھر کچھ سالوں بعد ایک پیاری سی بیٹی۔ اب تک، ہم سب مل کر رہ رہے تھے اور یہاں تک کہ میں نے اپنے بچوں کو چرچ لے جانا شروع کردیا تھا۔ میرے شوہر نے مجھے اتوارکے ہفتوار اجتماع میں لے جانے سے نہیں روکا۔ بہرحال، ابھی مجھے کچھ ہی دن ہوئے تھے بچوں کو چرچ لے جاتے ہوئے کہ میرے شوہر نے مجھ سے کہا کہ وہ نہیں چاہتے کہ میرے بچے چرچ جائیں۔ صاف الفاظوں میں، مجھے غصہ اور افسوس ہو رہا تھا۔ میں نے اعتراض کیا "کیوں نہیں"۔ میں نے بحث کرتے ہوئے کہا کہ "کوئی بھی مذہب بہتر ہے کوئی مذہب نہ ہونے سے"۔ میری سمجھ میں نہیں آرہا تھا کہ میرے بچوں کے چرچ جانے پر اعتراض کیوں ہے۔ اُس وقت تک، ہمارے درمیان مذہب پر کبھی بحث نہیں ہوئی تھی۔ حقیقیت میں میں نے کبھی یہ گمان بھی نہیں کیا تھا کہ کیتھولک مذہب کے علاوہ بھی کوئی مذہب ہوسکتا ہے۔ میں پیدائشی کیتھولک عیسائی تھی اور سمجھتی تھی کہ کیتھولک عیسائیت ہی صحیح مذہب ہے۔ وضاحت کے لئے، میں کبھی اعتراض نہ کرتی لیکن اُس دن سے مجھے لگا کہ بہت سی پریشانیاں اب ظاہر ہوں رہیں ہیں۔ ہم ہمہ وقت ایک دوسرے کے ساتھ ہر چیز اور ہر ایک کے بارے میں بحث مباحثہ میں لگے رہتے۔ ایک چھوٹی سی بات بڑھ کر بڑا مسئلہ بن گئی۔ مذہب ہمارے درمیان موضوع بحث ہوتا تھا۔ تہذیبوں کا فرق ہمارے بحث مباحثہ میں ظاہر ہو رہا تھا۔ ہم اپنے سسرال والوں کے بارے میں اور کبھی بدقسمتی سے اپنے بڑھتے ہوئے بچوں پر بحث کرتے۔ جس بارے میں میری ماں نے مجھے خبردار کیا تھا وہ سب مجھے صحیح ثابت ہوتا نظر آرہا تھا۔

ہماری شادی شدہ زندگی میں ہمارے درمیان جو امن اور ہم آہنگی تھی تو وہ صرف میرے شوہر کے والد یعنی میرے سسر کی سمجھداری، خلوص، فکراور محبت کی بناء پر تھی، میرے والد میرے شوہر اور اپنے پوتے، پوتی سے پیار کرتے تھے اور یقیناً مجھ سے اپنی بیٹی کی طرح پیار کرتے تھے۔ وہ ایک بہت مذہبی اور دیندار مسلمان اور عقل مند انسان تھے۔ اُس وقت، میں کیوں کہ اسلام کے بارے میں ذرہ برابر بھی معلومات نہیں رکھتی تھی، میرے سسر نے پہلی مرتبہ مجھے مذہب اسلام سے روشناس کرایا۔ وہ پابندی سے نماز پڑھتے، رمضان کے مہینے میں روزے رکھتے اور غریبوں کے لئے بہت فیاض اور سخی تھے۔ میں اللہ سے ان کا تعلق محسوس کرسکتی تھی۔ حقیقت میں میرے سسر ضرورت مند لوگوں پر اتنے مہربان تھے کہ ہر روز جب وہ ظہر کی نماز پڑھ کر مسجد سے گھر آتے تو کسی نہ کسی ضرورت مند کو دوپہر کے کھانے کی دعوت دے کر آتے اور یہ وہ روزانہ کرتے تھے ان کے رشتہ دار اور عزیز اکارب کہتے ہیں کہ ان کا یہ طریقہ کار انہوں نے اپنی 59 سالہ زندگی میں مرتے دم تک جاری رکھا۔

میرے سسر میرے اور میرے شوہر کے درمیان بحث مباحثہ کو پسند نہیں کرتے تھے اور ہمیں کسی نتیجے پر پہنچنے کے لئے مشورہ دیتے کہ اس سے پہلے کہ کہیں ہمارے جھگڑوں کا اثر ہمارے بچوں پر پڑے۔ وہ ہمارے درمیان حل نکالنے کے لیے شدت سے کوششیں کرتے۔ انہوں نے اپنے بیٹے کو خبرار کیا تھا کہ وہ مجھے میرے کمرے میں عبادت کرنے کی اجازت دیں مگر یہ مذہب کے حوالے سے کچھ عرصے سے زیادہ نہ ہو سکا۔ میں مایوس تھی اور علیحدگی کے بارے میں سوچنے لگی۔ جب میں نے اپنے شوہر سے علیحدگی کے بارے میں بات کی تو وہ مان گئے اور کہا کہ شاید یہ ہمارے شادی شدہ زندگی کے لئے بہتر ہے۔ آپ کو معلوم ہے کہ بڑی مشہور کہاوت ہے کہ جب کوئی دور ہوتا ہے تو اس کے پیار کی شدت کا اندازہ تب ہوتا ہے لیکن ہمارے معاملے میں ایسا نہیں ہوا بلکہ ایک دوسرے کی دوری نے ہمارے دلوں کے درمیان فاصلے بھی بڑھا دیے۔ علیحدگی کے بعد، ہم دونوں نے چاہا کہ ہم مستقل طور پر علیحدہ ہو جائیں اور ہم دونوں طلاق پر راضی ہو گئے۔ حالانکہ میں شدت سے چاہتی تھی کہ میرے بچے میرے ساتھ رہیں لیکن ہم دونوں جانتے تھے کہ بچوں کی پرورش والد کے پاس زیادہ بہتر ہو سکتی ہے کیوں کہ مالی اعتبار سے وہ اچھی حیثیت کے مالک تھے اور بچوں کی نشونما اور کئی ضروریات کو پورا کرسکتے تھے جو کہ میں نہیں کرسکتی تھی۔ ہر رات میں اپنے بچوں کی راہ تکتی تھی۔ پھر میں اپنی ماں کے پاس واپس آگئی اور بعد میں ہر ہفتیوار چھٹی سے ایک دن پہلے میں اپنے بچوں سے ملنے لگی تھی۔ میرے سابقہ شوہر میرے بچوں کو جمعہ کی دوپہر چھوڑ جاتے اور اتوار کی صبح سویرے لے جاتے تھے۔ حالانکہ یہ طریقہ کار مجھے پسند نہیں تھا لیکن کچھ نہ ہونے سے ہونا بہتر ہے۔

میں ہر روز رات کو سونے سے پہلے انجیل

(انجیل) کا ایک حصہ پڑھتی تھی۔ جب بھی میرے بچے میرے پاس آتے میں ان کو انجیل کا ایک حصہ پڑھ کر سناتی بے شک ان کی سمجھ میں آتی ہو یا نہیں۔ انجیل کا حصہ پڑھنے کے بعد، پہلی رات کو یسوع مسیح سے ، دوسری رات کو فرشتوں سے، اگلی رات مختلف بزرگوں سے اور اس سے اگلی رات کنواری مریم سے مدد مانگتی تھی۔ لیکن ایک رات کوئی بھی نہ تھا کہ جس سے مدد مانگی جاتی، مجھے بزرگوں کے پاس جانا تھا۔ تو میں نے اپنے بچوں سے کہا کہ "آج ہم خدا سے کچھ پوچھنے جا رہے ہیں"۔ میرے بیٹے نے کہا "ٹھیک ہے، تو خدا کون ہے؟"۔ میں نے جواب دیا "وہ ایک ہے جس نے تمہیں پیدا کیا، جس نے مجھے پیدا کیا اور وہ ہمیشہ ہمارے ساتھ رہتا ہے"۔ تو وہ سوچنے لگا اور میری باتوں پر غور کرنے لگا۔ میری تفصیل، میرے غلطیوں کودوبارہ مٹاتی ہے۔ میں نے کہا "اب خدا کا شکر ہے"۔ اس نے میری طرف دیکھا اور پوچھا "مما، یہ کون ہے"۔ میں نے کہا "یہ خدا ہے۔ وہ خدا کے بیٹے ہیں"۔ اس نے کہا "آپ نے ابھی ایک منٹ پہلے کہا کہ خدا ہمیشہ سے ہے تو یہ کیسے مرسکتے ہیں؟ میں نے کبھی بھی اپنی پوری زندگی مین ایسا نہیں سوچا۔ اس نے مجھ سے پوچھا "یہ خدا کہاں سے آئے ہیں؟" اور میں نے جواب دیا "یہ مریم کو کوکھ سے پیدا ہوئے ہیں کنواری مریم کی کوکھ سے"۔ اس نے کہا "اچھا تو یہ کچھ وقت پہلے پیدا ہوئے تھے"۔ میں نے کہا "جی ہاں"۔ لیکن اس کے بعد اس نے کہا "آپ نے تو کہا تھا کہ وہ ہمیشہ سے تھے وہ نہ تو کبھی مر سکتے ہیں اور نہ ہی پیدا ہوسکتے ہیں۔ میرا بیٹا جو کہ اس وقت تقریباً آٹھ سال کا تھا مجھ سے براہ راست کہنے لگا، "مما، آپ کیوں صرف خدا سے ہی مدد نہیں مانگتیں؟" میں حیران تھی اور ششدر رہ گئی اور اچانک مجھے صدمہ ہوا کہ وہ میرے مذہب کے بارے میں سوال کرے گا۔ میں نے اسے بتایا کہ میں خدا سے بھی مانگتی ہوں۔ میں نہیں جانتی تھی کہ میرا اس بیٹے نے جو ایک چھوٹا سا کانٹا چبھویا تھا وہ وقت سے ساتھ ساتھ بڑھتا جائے گا جو مجھے ہمیشہ یاد دلاتا رہے گا کہ ایک خدا کی، سچے خدا کی عبادت ضروری ہے۔

آخر کار کچھ سالوں بعد میں نے دوسری شادی کر لی اور اپنے نئے شوہر کے ساتھ آسٹریلیا میں رہنے لگی۔ میرے سابقہ شوہر اپنے خاندان کے ساتھ سعودی عرب چلے گئے۔ مجھے اپنے بچے دیکھے ہوئے بہت عرصہ گزر گیا تھا۔ پھر میں اٹلی میں تھی جہاں میں نے اپنا نئے خاندان کی شروع کی اور میں تین مزید بیٹیوں کی ماں ہوگئی، تب بھی میں ہر رات باپ کے نام پر، بیٹے اور روح القدس کے نام پر عبادت کرتی تھی۔ سال لمحوں اور مصروفیت میں ایسے گزرے کہ پتا ہی نہیں چلا۔ ایک دفعہ میں گرمیوں کے دنوں میں بہت خوش تھی کہ میرا بیٹا اور میری بیٹی میرے پاس آنے والے تھے۔ بہت سی باتیں میرے دماغ میں چل رہیں تھیں۔ آیا وہ مجھے اتنے لمبے عرصے بعد دیکھ کر کتنا خوش ہوں گے؟ ہم کس بارے میں باتیں کریں گے؟ میں مدد کے لیے دعائیں کرنے لگی۔ پہلی مرتبہ میرے تفکرات ہوا ہوگئے جب میں نے انہیں ائیرپورٹ پر دیکھا۔ ماں اور بچوں کے درمیاں قدرتی لگاؤ ہوتا ہے اور وہ تھا۔ اگر لگاؤ کچھ وقت کے لئے ہوتا تو ختم ہو چکا ہوتا۔ میرا بیٹا میرے دونوں بچوں میں سے زیادہ بولتا تھا۔ اس نے یقینی بنایا اور مجھے یاد دلایا کہ وہ خنزیر کھانا میں نہیں کھائے گا اور نہ ہی ایسی کوئی چیز کھائے گا جس میں الکوحل شامل ہو۔ میں نے اسے بتایا کہ میں بھی خنزیر نہیں کھاتی اور نہ ہی الکوحل پیتی ہوں۔ میری یہ عادت تب تک تھی جب تک میں نے اس کے والد سے شادی نہیں کی تھی۔ جہاں تک شراب کا تعلق ہے، میں نے یقینی بنایا کہ کھانے میں شراب کا استعمال نہ ہو جب تک کہ وہ میرے گھر پر ہیں۔

وہ ایک خوبصورت گرمیوں کا موسم تھا ایک دوسرے کو جاننے کے لئے ان کو بتایا ان کی نئی بہنوں کے بارے میں، پکنک منائی، دور دراز علاقوں کی سیر کی، تیراکی کی۔ میں نہیں چاہتی تھی کہ وقت گزرے لیکن میں جانتی تھی کہ انہوں نے اپنی زندگی میں دوبارہ واپس سعودی عرب جانا ہے اور وہ واپس جانے پر اصرار کررہے تھے۔ میں نے اپنی بیٹی سے تکلیف دہ سوال پوچھا کہ اس کی سوتیلی ماں کا رویہ اس کے ساتھ کیسا ہے تومیں جواب سن واقعی بہت خوشش ہوئی کہ جب اس نے کہا کہ وہ مجھے اپنی بیٹی کی طرح رکھتی ہیں۔

ان گرمیوں کے بعد میرے بچے ایک ساتھ دو دفعہ اور میرے پاس آئے ۔ جب میرا بیٹا 12 سال کا ہوگیا، وہ میرے پاس 6 مہینے کے لیے رہنے آیا۔ ہم مذہب پر بحث کرتے کیا ہمیں مذہب پر بحث کرنی چاہیئے تھی! شخصیت کے لحاظ سے میں اور میرا بیٹا ایک جیسے تھے لیکن ہمارے اپنے اختلافات تھے۔ اور ظاہر ہے ان میں سے ایک مذہب بھی تھا۔ جب کہ میں کسی بھی مسئلہ میں بہت زیادہ گرم مزاج اور میرا بیٹا بہت زیادہ ٹھنڈا تھا، لہٰذا اس کی کوشش ہوتی تھی کہ معاملات پرسکون رہیں جب کہ میں غصہ میں حد سے گزرجاتی۔ ان جھگڑوں کے باوجود، میرا یقین تھا کہ یہ ہمارے حق میں ہورہا ہے اور ہم اپنی بحث میں برابری کا راستہ نکال سکتے ہیں۔ ہم بہت حد تک ایک جیسے تھے ہم پیار کرنے والے، سخی اور لوگوں کی مدد کرنے والے تھے۔ مجھے میرے بیٹے میں جو سب سے اچھی چیز لگتی تھی وہ اس کی کام میں لگن تھی جو بھی وہ

ایماندار عورت ہوں، جھوٹ نہیں بولتی، چوری نہیں کرتی یا دھوکہ نہیں دیتی۔" میرے بیٹے نے جواب دیا کہ "یہ چیزیں اس دنیاوی زندگی کے لیے ضروری بھی ہیں اور مددگار بھی، جبکہ قرآن میں کئی جگہوں پر بیان کیا گیا ہے کہ اللہ تعالٰی شرک (اللہ کے ساتھ کسی کو شامل کرنا) کرنے والوں کو کبھی معاف نہیں فرمائے گا۔ قرآن میں فرمان ہے کہ صرف وہ گناہ جو اللہ معاف نہیں کرے گا وہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک کرنا ہے لیکن اس کے علاوہ وہ (خدا) ہر گناہ معاف کردے گا جو وہ چاہے۔" اس نے مجھ سے گزارش کی کہ میں پڑھوں، سیکھوں اور اسلام کو دریافت کروں۔ کتابیں لائی گئیں تھی جو کہ میرے ذہن کو کھول سکتی تھیں۔ میں نے انکار کردیا۔ میں ایک پیدائشی کیتھولک تو میں مروں گی بھی کیتھولک۔

اگلے دس سال میں اپنے بیٹے، اس کی بیوی اور اس کے اہل خانہ کے قریب رہی۔ میری خواہش تھی کہ میں کچھ وقت اپنی بیٹی کے ساتھ گزاروں، جو کہ ابھی تک سعودی عرب میں رہتی تھی سعودی عرب کا ویزہ لینا اتنا آسان نہ تھا۔ میرے بیٹے نے مجھ سے مذاق میں کہا کہ اگر میں اسلام قبول کرلوں تو مجھے سعودی عرب میں جانے کا ویزہ مل جائے گا اور پھر میں عمرہ (مکہ سعودی عرب کی زیارت کا ویزہ) کا ویزہ حاصل کرنے کے قابل بھی ہو گی۔ میں نے سختی سے کہا کہ میں مسلمان نہیں ہوں۔ سخت محنت اور کچھ تعلقات استعمال کرتے ہوئےمجھے اپنی بیٹی کے پاس جانے کا ویزہ مل گیا جو کہ تین بچوں کی ماں تھی۔ جانے سے پہلے میرے بیٹے نے مجھے بہت زور سے سینے سے لگایا اور اس نے مجھے بتایا کہ وہ مجھ سے کتنا پیار کرتا ہے اور کتنی اس کی خواہش ہے میں جنت میں جاؤں پھر اس نے کہا کہ کیسےاس نے وہ حاصل کیا جو اس نے چاہا سوائے اس کے کہ اس کی والدہ بھی مسلمان ہوجائیں۔ اس نے بتایا کہ وہ ہر روز ہر نماز میں اپنے خدا سے دعا کرتا ہے کہ وہ (اللہ سبحان و تعالیٰ) مجھے اسلام قبول کرنے کی طرف راغب کردے۔ میں نے اس بتایا کہ ایسا کبھی نہیں ہوگا۔

میں اپنی بیٹی سے ملنے سعودی عرب پہنچی وہاں اس ملک کے موسم اور لوگوں کی محبت میں ایسی گرفتار ہوئی کہ 6 مہینے بعد بھی میں سعودی عرب کو چھوڑنا نہیں چاہتی تھی تو میں نے ویزہ آگے بڑھانے کی درخواست کی۔ میں وہاں ہر روز 5 وقت کی آذان (نماز کے لئے بلانا) سنتی اور دیکھتی تھی کہ ہر ایک یقین رکھنے والا اپنی دکان بند کرتا ہے اور نماز کے لیے چل پڑتا ہے۔ جب کہ یہ منظر مجھے بہت جذباتی کرتا تھا، میں بلاناغہ روزآنہ صبح و شام انجیل پڑہتی اور کہتی تھی کہ کتنا سکون ہے۔

کام کرتا تھا لگن سے کرتا تھا۔ وہ بہت پیارا، شریف، بہت اچھے اخلاق کا مالک اور اپنے مقصد کو حاصل کرنے کی جدوجہد کرنا تھی جو بھی کچھ وہ سوچتا میں اس کا احترام کرتی تھی۔ میں اس کے بہت سے ناگفتہ بہ حالات سے اپنا سر بلند رکھنے کی صلاحیت کو بہت سراہتی تھی۔ وہ بہت منطقی تھا اور زیادہ دیر تک پریشانیوں میں ڈوبانہیں رہتا تھا۔ وہ کسی بھی معاملہ میں کوشش کرتا تھا کہ جہاں تک ممکنہ ہو اس کا حل نکالا جائے یا حالات کو جلد از جلد معمول پر کیا جائے۔ میں مستقل اپنے بیٹے کے لیے دعائیں کرتی کہ کسی طرح وہ کیتھولک عیسائیت کی طرف راغب ہوجائے۔ میری ایک بری خواہش تھی کہ وہ ایک پادری بننے، میں سمجھتی تھی کہ وہ لوگوں کو اچھی طرح قائل کرسکتا ہے۔ وہ ایک بہت اچھا لڑکا اور خدا ترس انسان تھا۔ اس میں پادری ہونے کی اچھی خصوصیات تھیں۔ میں نے جب ایک مرتبہ اس سے کہا کہ تم ایک بہت اچھے پادری ثابت ہوسکتے ہو تو وہ مسکرایا اور اس نے جواب دیا کہ یہ بالکل اسی طرح ہے کہ میری ماں ایک مسلمان ہوں نہ کہ وہ ایک کیتھولک پادری۔

6 مہینے بعد، میرے بیٹے نے امریکہ جانے کا ارادہ ظاہر کیا اور چلا گیا۔ آخر کار وہ امریکہ میں بس گیا اور میامی، فلوریڈا میں اس نے اپنا ایک مکان بنوایا۔ اسی دوران میں بیوہ ہوگئی اور میرے پورے گھر میں اب میرے پاس صرف میری ایک جوان بیٹی رہ گئی تھی۔ میرا بیٹا چاہتا تھا کہ میں اس کے امریکہ میں رہوں، لٰہذا میں اپنی 17 سالہ بیٹی کے ساتھ امریکہ کے لئے روانہ ہوئی۔ ہمیں امریکہ آکر بہت خوشی ہوئی اور میری بیٹی جلد ہی اپنی نئی زندگی میں گھل مل گئی۔ کچھ بھی مختلف نہیں ہوا میرے اور میرے بیٹے کے درمیان، ہم پھر مستقل اسلام اور کیتھولک عیسائیت پر بحث کرتے رہے اور ہم دونوں میں سے کوئی بھی ہار ماننے کے لیے تیار نہ تھا۔ جب بھی تین کا موضوع چھڑتا تو مجھے کوئی جواب نہ ملتا جس سے کہ میں اس کی تردید کرسکوں، میں بس اپنے ہاتھ اٹھالیتی اور چلی جاتی۔ میں بہت غصہ ہوجاتی تھی جب میں دیکھتی کہ میرے مذہب پر حملہ ہو رہا ہے۔

میں نے کہا اپنے بیٹے سے کہا کہ "کیوں تم بھی دوسروں کی طرح نہیں ہوسکتے؟" "دوسرے مسلمان مجھے سمجھتے ہیں اور وہ کوشش نہیں کرتے کو وہ میرا مذہب تبدیل کرا سکیں۔" "میں دوسروں کی طرح نہیں ہوں۔" اس نے جواب دیا "میں آپ سے پیار کرتا ہوں، میں آپ کا بیٹا ہوں اور میں چاہتا ہوں کہ آپ جنت میں جائیں۔" میں نے اسے بتایا کہ "میں جنت میں جاؤ گی ۔ کیونکہ میں اچھی ہو،

ہیں، چھوٹے انسان، جب خدا کا ایک بیٹا ہے تو وہ کیا ہے۔ ایک چھوٹا خدا؟ اگر ایسا ہے توکیا آپ کے دو خدا ہیں؟» پھر اس نے کہا کہ «مما، کیا آپ کبھی خدا بن سکتی ہیں؟» «کیا بیحودہ سوال ہے» میں نے اس سے کہا «انسان کبھی بھی خدا نہیں ہو سکتا»۔ (اب مجھے واقعی بہت غصہ آرہا تھا) اس نے مجھ سے پوچھا «کیا یسوع ایک انسان تھے؟» میں نے جواب دیا «ہاں» اس نے پھر کہا «لٰہذا، وہ کبھی خدا نہیں ہوسکتے۔ یہ ایک بیحودہ بات ہے کہ یہ دعوہ کریں کہ خدا انسان ہوسکتا ہے۔ خدا کے لیے موزوں نہیں ہے کو وہ انسانوں والی خصوصیات رکھتا ہو کیوں کہ اس کا مطلب ہو گا کہ خالق خود اپنی مخلوق بن گیا۔ بہرحال، مخلوق ایک شے ہے جو خالق نے تخلیقی عمل سے گزار کر تیار کی ہے۔ اگر خالق خود اپنی مخلوق بن جائے گا تو اس کا مطلب ہوگا کہ خالق نے خود کو تخلیق کیا ہے، جو کہ صاف طور پر بے معنی بات ہے۔ کسی کو پیدا کرنے کے لئے، اس (خدا) کے پاس پہلے سے اس کا نہ ہونا ضروری ہے،اور اگر وہ (خدا) نہیں ہے تو پھر کیسے وہ (خدا) تخلیق ہوا۔ مزید یہ کہ اگر وہ (خدا) تخلیق ہوئے تھے اس کا مطلب ہے کہ وہ اس (خدا) کی پیدائش تھی؟ جو کہ تردید کرتی ہے اس بات کی کہ وہ (خدا) ہمیشہ سے ہے۔ واضح رہے کہ تخلیق کے لیے خالق کا ہونا ضروری ہے۔ تخلیق کو وجود میں لانے کے لئےخالق کا ہونا ضروری ہے جو کہ ان کو وجود میں لاتا ہے۔ خدا کو خالق کی ضرورت نہیں کیونکہ وہ تو خود خالق ہے۔ لٰہذا، ان باتوں میں واضح تضاد ہے۔ یہ دعوہ کہ خدا خود اپنی مخلوق ہو اس کا مطلب ہے کہ اس (خد) ا کو خالق کی ضرورت ہے جو کہ مضحکہ خیز سوچ ہے۔ یہ خدا کے بنیاد تصور یعنی خدا کسی نے تخلیق نہیں کیا، اس کو خالق کی حاجت نہیں اورخود خالق ہونے کی تردید کرتی ہے»۔ میں جانتئ تھی کہ ان باتوں کا میرے پاس کوئی جواب نہیں تھا۔ میں نے جواب دیا کہ میں اس بارے میں میں سوچ کر بتاؤں گی۔

اس شام کو میں نے اپنے بیٹے کی باتوں کے بارے میں بہت غور سے اور بہت دیر تک سوچا، یہ تصور کہ یسوع خدا کے بیٹے ہیں سمجھ میں نہیں آرہی تھی۔ میں خود اسے حقیقت کو مان نہیں سکتی کہ یسوع اور خدا ایک ہیں ایک جیسے ہیں۔ اس رات کو سونے سے پہلے میرے بیٹے نے کہا کہ سونے سے پہلے میں ایک خدا سے دعا کروں اور اسے سے رہنمائی اور سیدھا راستہ دیکھانے کی گزارش کروں۔ مین نے اپنے بیٹے سے وعدہ کیا کہ میں خلوص نیت کے ساتھ جواب کے لیے التجا کروں گی۔ میں اپنے کمرے میں چلی گئی اور کتاب پڑھنے لگی جو میرے بیٹے نے مجھے دی تھی۔ پھر میں نے قرآن پاک کھولا اور نہ تو میری بیٹی نے اور نہ ہی کسی اور مسلمان نے مجھ سے کبھی اسلام کے بارے میں بات کی اور نہ ہی انہوں نے میرا مذہب تبدیل کرنے کی کوشش کی۔ وہ میرا احترام کرتے تھے اور وہ میرے عقائد کے مطابق زندگی گزارنے کی اجازت دے رہےتھے۔

میرا بیٹا مجھ سے ملنے سعودی عرب آیا۔ میں بہت خوش ہوئی کیونکہ میں بھی اسے بہت یاد کر رہی تھی۔ اپنے آنے کے کچھ ہی دیر بعد پھر وہ مذہب اور وحدانیت کی باتیں کرنے لگا۔ میں غصہ ہو گئی اور میں نے اسے بتایا کہ «میں سعودی عرب میں میں ایک سال سے رہ رہی ہوں مگر کسی ایک نے بھی مجھے میرے مذہب کے بارے میں نہیں کہا۔ اور تم نے اپنے آنے کے بعد دوسری ہی رات کو پھر اتنی جلدی پیغام پھیلانا شروع کردیا»۔ اس نے معافی مانگی اور پھر مجھ سے کہا کہ «میں کیا کروں کہ آپ اسلام قبول کرلیں»۔ میں نے اس کو دوبارہ کہا کہ «میں عیسائیت کبھی بھی نہیں چھوڑوں گی»۔ اس نے مجھ سے تین کے بارے میں پوچھا اور کہا کہ کوئی کیسے کسی چیز پر یقین کرلے جب کہ کوئی منطق نہ ہو۔ اس نے مجھے یاد دلایا کہ وہ اس بارے میں پہلے بھی سوالات کرچکا ہے۔ میں نے اسے بتایا کہ ضروری نہیں کہ ہر چیز کی کوئی منطق ہو، آپ کا بس ایمان ہونا چاہیئے۔ مجھے ایسا لگا کہ اس نے میرا جواب قبول کرلیا ہے جس پر میں بہت خوش تھی کہ آخر کار میں نے مذہب پر بحث جیت لی ہے۔ میرے بیٹے نے کہا کہ یسوع مسیح کے معجزوں کی وضاحت کریں۔ آہا، میں سمجھی کہ میں اب اسے کہیں بھی موڑ سکتی ہوں۔ میں نے وضاحت کے ساتھ یسوع کی پیدائش کا معجزہ، کنواری مریم ، یسوع ہمارے گناہوں کی وجہ سے مرے، خدا نے اپنی روح ان میں پھونکی، یسوع خدا جیسے ہیں، یسوع خدا کے بیٹے جیسے معجزوں کے بارے میں بتایا۔ وہ تمام وقت خاموشی سے میری باتیں سنتا رہا، اس نے کوئی تردید نہ کی، میرا بیٹا خاموش کیوں ہے؟ پھر اس نے آہستہ سے کہا «مما، اگر یسوع کا ہمارے گناہوں کی وجہ سے جمعہ کو انتقال ہوا اور جیسا کہ آپ نے کہا کہ وہ تین دن کے بعد اتوار کو اٹھائے گئے تو ان تین دنوں میں اس دنیا پر کس کی حکمرانی تھی مما مجھے آپ اس کی وضاحت کریں؟» میں نے اس سوال کی منطق کے بارے میں سوچا اور اسی لمحے میں جان گئی کہ یہ کوئی سمجھ میں آنے والی بات نہیں ہے۔

میں نے کہا «یسوع خدا کے بیٹے تھے، یسوع اور خدا ایک ہیں اور ایک جیسے ہیں۔» میرے بیٹے نے جواب دیا کہ «گائے کے بچے کو بچھڑا (چھوٹی گائے)، بلی کے بچے کو بلونگڑا (چھوٹی بلی) ، انسانوں کے بچے ہوتے

جوان لڑکا بیماری کی وجہ سے مر گیا تھا۔ جیسے کہ میری بیٹی تعزیت پرجانے کے لیے تیار ہو رہی تھی کہ میں نے اس سے پوچھا کہ کیا آپ اس خاندان کے لوگوں کو اچھی طرح جانتی ہو۔ اس نے جواب دیا کہ وہ نہیں جانتی۔ میں نے کہا «تو پھر کیوں جا رہی ہو؟» «کیوں کہ وہ خاندان پریشانی میں ہے، اور یہ ہماری اسلام میں ذمہ داری ہے کہ ہم وہاں جائیں اور ان سے پوچھیں کہ اگر ہم ان کی کوئی مدد کرسکیں»۔ میں نے فیصلہ کیا کہ میں اپنے کپڑے تبدیل کروں اور اس کے ساتھ جاؤں۔ میں اپنی بیٹی کے ساتھ گئی اور لڑکے کے گھر والوں کے ساتھ ہم نے تعزیت کی اور میں حیرت زدہ رہ گئی اتنے بہت سے لوگوں کی شرکت کو دیکھ کر۔ میں حیران تھی کہ اتنے بہت سے لوگ یہاں آئے اہل خانہ کی مدد کرنے کے لیے۔ میں نے متاثرہ خاندان کو دیکھتے ہوئے سوچا کہ کتنا خوبصورت مذہب کہ کتنے لوگ اپنی زمہ داری کو محسوس کرتے ہوئے متاثرہ خاندان کی مدد کرنے کے لئے یہاں آئے۔ اور یہ تو ایک واقعہ تھا، اور بھی کئی موقعوں پر مسلمان اپنی ہمدردی دیکھاتے ہیں جو کہ اسلام کی خوبصورتی کو ظاہر کرتی ہے۔

اب مجھے مسلمان ہوئے ۸ سال ہو گئے ہیں الحمد اللہ۔ جب سے اب تک میں دو مرتبہ اپنے بیٹے اور بیٹی کے ساتھ عمرے کرچکی ہوں۔ میں نےاور میری بیٹی اور بیٹے نے کعبہ (سعودی عرب کے شہر مکہ میں واقع ہے) اور مدینے میں حضرت محمد مصطفٰی صلٰی اللہ علیہ وسلم کی مسجد دیکھی۔ میں اب اپنی ۵۷ویں سالگرہ منارہی ہوں الحمد اللہ۔ بعض اوقات میں اپنے ماضی پر نظر ڈالتی ہوں تو میں نے اپنے بیٹے کو مشکلات اور صدمہ سے دوچار کیا لیکن میرا بیٹا میری خدمت اورمیرے اسلام لانے پر حد سے زیادہ خوش تھا۔ اس نے پھرکہا کہ حضرت محمد مصطفٰی صلٰی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص سے کہا کہ «جنت ماں کے قدموں کے نیچے ہے»۔ اس حدیث کا مطلب ہے کہ آپ اپنی ماں کی خدمت کریں اور اس کا خیال کریں۔ یقینی طور پر ہے کہ میرے پیروں کے نیچے ہم دونوں کے لیے جنت تھی۔ میں حیران ہوں کہ اگر میری بیٹی مجھ پر اگر تھوڑا سا بھی دباؤ ڈالتی تو شاید میں جلد مسلمان ہو جاتی لیکن میرا بیٹا ہمیشہ یاد دلاتا رہا کہ اللہ سبحان اللہ و تعالیٰ زبردست منصوبہ بندی کرنے والا ہے اور وہی ہے جو کسی بھی شخص کو ہدایت کرسکتا ہے۔ «آپ جسے چاہیں ہدایت نہیں کر سکتے بلکہ اللہ تعالیٰ ہی جسے چاہے ہدایت کرتا ہے۔ ہدایت والوں سے وہی خوب آگاہ ہے»۔ (قرآن ۸۲:۶۵) اچھی چیز یہ ہے کہ اس نے مجھے اسلام کے راستہ کی ہدایت دے کر مجھے عزت بخشی اور مجھے ایک مسلمان بنایا اور انشاءاللہ میں اور میرا بیٹا ہم ساتھ جنت میں داخل ہوں گے۔ »آمین«

پڑھنا شروع کردیا۔ ایسا لگا کہ جیسے میرے دل پرسے کچھ ہٹ رہا ہے۔ مجھے کچھ بدلتا ہوا محسوس ہوا۔ میں نے اسلام کی سچائی دیکھی۔ کیا تھا جس کے خلاف میں برسوں سے لڑ رہی تھی۔

اس رات میں نے صرف ایک خدا سے دعا کی، نہ تو یسوع سے نہ مریم سے، نہ فرشتے سے، نہ بزرگ سے اور نہ ہی روح القدس سے۔ بس میں روئی اور خدا سے رہنمائی مانگی۔ میں نے دعا کی کہ اگر اسلام صحیح ہے تو مہربانی فرما کر میرے دل و دماغ پر اس کو مرغوب کردے۔ میں سونے چلی گئی اور اگلی صبح میں اٹھی اور میں نے اپنے بیٹے کو بتایا کہ میں اسلام قبول کرنے لئے تیار ہوں۔ وہ حیران ہوگیا۔ ہم دونوں نے رونا شروع کردیا۔ میری بیٹی اور میری پوتیوں کو بلایا گیا انہوں نے دیکھا کہ جب میں شہادت نامہ (مسلمانوں میں اللہ کے ایک ہونے اور محمد صلٰی اللہ علیہ وسلم کے اللہ کا پیغمبر ہونے پر ایمان کا اعلان ہے) جو کہ عربی، اطالوی اور انگریزی زبانوں میں جمع کروایا۔

أشهد أن لا إله إلاَّ الله و أشهد أن محمد رسول الله

کوئی معبود نہیں سوائےاللہ کے اور محمد صلٰی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں

کلمہ شہادت مسلمانوں کا اعلان ہے کہ وہ خدا کے ایک ہونے پر ایمان رکھتے ہیں اور ایمان رکھتے ہیں کہ محمد صلٰی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول اور پیغمبر ہیں۔ میں نے خود میں ایک مختلف عورت محسوس کی۔ میں خوش تھی جیسے کسی نے میرے دل پر سے اندھیرے کے پردے ہٹادیئے ہوں۔ ہر ایک جو مجھے پہچانتا تھا وہ یقین نہیں کرسکتا تھا کہ میں مذہب تبدیل کر چکی تھی۔ بعض اوقات ہم اس پر یقین نہیں رکھتے! لیکن اسلام بہترین، پرامن اور پرسکون مذہب ہے۔

میرے بیٹے کے امریکہ واپس لوٹ جانے کے بعد، میں نے سیکھا کہ کس طرح سورہ فاتحہ کی عربی میں تلاوت کرتے ہیں اور سیکھنا شروع کیا کہ کیسے نماز ادا کی جاتی ہے۔ میری زندگی جاری ہے جیسے پہلے تھی سوائے اس کے کہ اب میں مسلمان ہوں۔ مجھے ہمیشہ اچھا لگتا ہے کہ میں اپنے خاندان میں اپنی بیٹی کے ساتھ تقریبات میں، معاشرتی تقاریب میں بھی حصہ لوں۔ میں اپنے خاندان اور دوستوں کی شادی ، حنا اور عقیقہ (نومولود بچے کا نہلانا) کی تقریبات اورکسی کی تدفین میں شامل ہونا چاہتی تھی۔ اسلام قبول کرنے کے ٦ مہینے بعد میرا ایک تدفین میں جانا ہوا، وہاں میں واقعی جذباتی ہو گئی اور مجھے پھر پتا چلا کہ اسلام کتنا خوب صورت مذہب ہے۔ ایک